لیهلک من هلک عن بینة ویحیی من حی عن بینة

الحمد لله والمنة لله که درین زمان نسخهٔ متبرکه المسمی

هدایة البلید
فی رد التقلید

مؤلفه مولوی محمد حسین صاحب آروی تلمیذ مولوی سید نذیر حسین صاحب دهلوی

بتصحیح سدید و سعی جدید و تنقیح شدید و کوشش های مزید

سنه ۱۳۰۸

در مطبع منشی فخر الدین واقع لاهور طبع گردید

هٰذَا الَّذِیْ کُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امر دین کے جو مرد تھے جاتے رہے وردا
دعوے کرین چلنے کا طریق سنت پر
بدعات کی عادت ہے ہیں سراسر یہہ کمینے
ظاہر مین یہ سب کہتے ہین قدری سے ہم یون شہا
جسکام پر قرآن مین زجر و عتاب ہے
قرآن احادیث کو چھوڑا ہے پس پشت
قرآن و احادیث سے غافل ہین یہ ایسے
کتمان حق کی عادی ہین دنیا کے طمع سے
شیطان کے جالے مین پہنسے ایسے ہین اللہ
سورت کو پڑہے قاری اگر اونچہ ہبہ اکر
جب راگ و رنگ و عود و مزامیر کا سنین
اشواق و حال و وجد کا ہوتا ہے پہر ہجوم
پیرون کی شور سے کسحام کرتی ہین دیکہہ کر
نعمان کا مذہب کہان ہا سے تمے رہا یار رہ

فرض ہے رسم ہے او باش چو حصرا و من کا
سبزے یہ دعوے ہین ارباب فتن کا
گمراہی سے کہو بیٹھے ہین اسلوب سنن کا
باطن بھرا ہوا ہے فریب اور فتن کا
بجلی اسے سمجھتے ہین اور رعد مُرنج کا
آرامی رسالون سے ہے دین انکو وطن کا
مُہمل جیسے بہرا ہو راگ گاتا ہے دہن کا
شیطان نے سکہایا ہے طریقہ دغابین کا
کوئی نداسطے ہے پہہا اہل سخن کا
سُستی سے سمجھتے ہین اوسی پر وجد بدن کا
قوال سے جو اصل مین ہے عبد بطن کا
شیطان کے پیام سے احباب فتن کا
قرآن کے سماع سے نہ اوٹھی بال بدن کا
تشریح تغافل ہوا تعصبات مدن کا

صد ہا ہزار بدعتین سنت کے مقابل
طرفہ ہے مگر اور کہ ان چیزونکے نسبت
حجت ہے اوسکے واحضر نزدیک خدا کی
احکام پیغمبر سے خدایا وہ عمل تھا
قرآن سے احکامونکی حضرت کی حدیثین
اخبار نبی جملہ اگر غور سے دیکھو
کو گلشن اخبار کجا خار وخس رہا ایسے
وہ علم جو مشکوۃ نبی سے ہو ماخوذ
اہل ہوا کے واسطے اراہوی چمن
اب لوگونکے احوال مین تبدیل پڑی ہے
لاکھون پہنسے تقلید کے دار عضال مین
تقلید کے گرداب مین ایسے یہ پہنسے ہین
ہر ایک مقلد کو اگر غور سے دیکھو
مانند عجل سامری کے حُبِّ لقتلہ
غالی ہے وہ اس عصر مین جانی بنی ستے
اس قسم کے غلو کے مثل یاد ہے رکھو
مثل شمار ریگ بیابان ہے کے لعنت
مرو خدا خدا سے ڈرو کچھ تو ہے ذرا
ارسال وقف وا ور دلیس کے روایت
اپنی قیاس پر سب ہے مقدم کرے اسکو
جب اصل ہو موجود تو فرعون کی ضرورت
جاہل ہین الضاف کے احناف سی حضرت
کلا و حاشا مگر ایسا تو ہر گز
شیطان کے احزاب کا سالار وہی ہے
فضلا رنا مدار آحادیث کے نسبت

لن یجی ہوتین مذہب بنا اصحاف منتن کا
شارع کیطرف کرتے ہین پہر اونکو حسن کا
جو رای کے تابع کرنے اسلوب سنن کا
جنکے طفیل ضور تہی جیسے شمع لگن کا
تفصیل مین ایسے ہین جیسے شرح متن کا
قرآن کے نسبت سے جو سکا ہے لین کا
خوش سیر ہے آثار کی جنات عدن کا
سیرابی اوس سراب سے ہے تشنہ دہن کا
اہل اثر کیواسطے ہے سجن محن کا
ہر ایک کو دیکھو وہی دشمن ہے سنن کا
سالم وہی رہا جسے ایمان ہے یمن کا
حامی نہین ہوتا کوئی حضرت کی سخن کا
عالم ہو یا عاصی ہو یا فاسق ہو وطن کا
فرحت ہے اوسکے روح کی اور قوت ہے بدن کا
اس دور مین اس طور جو نافی ہے سنن کا
دُرر مین لکہا ہے ایک سخن اپنے دہن کا
اوسپر ہو گئے جو راوہو لقمان کی سخن کا
ملعون کیون نہوگا جو تارک ہو سنن کا
لقمان کرے مقبول جو تہا حبر زمن کا
پابند سنن کا تہا نہ پابند فتن کا
باقی نہین رہتی اوسے جو اہل ہو سنن کا
دستور عمل نہی ہے اونکو وطن کا
کوئی نہین ہوگا جو مطاعن ہو سنن کا
جو خبث اخبار ہو مرتقط ہو فتن کا
حیض الرجال کا ہو شعار اوسکے بدن کا

بدعات کا معدن ہو تو اتراکہا کا منبع
چہوڑی وہ شریعت کی حقیقت کو سراسر
سن لیگا جو کوئی اوسے کہیگا وہ سچا
جسجو فرض قطعی ہے اسکا ہو وہ منکر
تحلیل مزامیر و معازف میں اا طیل
تارک سنن کو کہتے تہے اصحاب نبی کے
خناس کے وسواس کہن دلہا رناس مین
شرمندہ روسیاہ ہوی اوس اہل زیغ کا
لاکہون ہزار لعنت پرورد گار ہو
اہل حدیث کے سب آل رسول ہین
الہ حسین کو تو بہی اہل حدیث ہین ۔

پیر عنت مقید ہو تیا طین سے رسن کا
جہال کا مرشد ہی رہزن ہو سنن کا
اسطور سے اسلوب مفصل شرع شکن کا
ہر کفر او فتری ہو رہے سب ہو دسن کا
مذہب کے مخالف لکہی ملحد ہو زمن کا
اخبث خبیث دجال شیطان فتن کا
تالیف کہ بکواس سے مرجہ س ہو فتن کا
منکر ہوی سنن سے مروج ہو فتن کا
اوس شخص پر حو ہو وسے بدو اہل سنن کا
قاضی ہو یا نواب یا شوکان یمن کا
روز جزا جزا دے اوسی اجر حسن کا

اس قسم کی گفتگو ایسے شخص کے ساتھ مناسب ہے جسکے دلمین کچہ ایمان سے جان ہو اور جسکا دل مر گیا ہو اور رفتہ اوسکا پہر گیا ہو تو اسکے نفس پر راہ نصیحت مسدود ہے جسکو خدا تعالے بلامین مین ڈالنا چاہے تو اسکے لئے انسان کا کچہ بس نہین چلتا چنانچہ خود فرماتا ہے وَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۔ لیکن چونکہ جہال میں رواج ہو گیا ہے کہ کسے شیطان ابن الجان کے پیرو ہو جاتے ہین جو بحق علماء دین خصوصًا نسبت اہل حدیث بکواس کرے لیسے گمراہ کی مدح سرائے کرنے خیال خام وجد تمام ہے ہ بگراہ گفتن نکو میروسے + جفای تمام ست و جور قوی + ایسا کوئی عالم مخفی نہین اور نہ ہوگا کہ نسبت متقدمین اہلحدیث کے کلام بیہودہ کرے کیونکہ غلو دین مین منع ہے اللہ تعالی کا فرمان ہے یَا اَھْلَ الْکِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ہر چند آپسمین بسبب قول مشہور المعاصرۃ اصل المنافرۃ بحث مباحثہ مسائل مختلف فیہا بین الفقہاء والمحدثین کے قدیما وحدیثا جاری رہا ہے مگر تاہم زبان حرف گیری جانبین سے تا دم حال مسدود ہے بجز چند شیاطین مزاوران و کینہ گان کے بقول مشہور ع شادی قیوا از یرکا نامی شدہ ہم شیرہ نگاہ علی طلب علی تراب علی کتک علی بہنگ علی چرس علی وغیرہ کفر شماران ہو جہت

یاران وزیر دو بوٹڑا وچوہڑ وغیرہ باہم ایک دوسرے سے مولوی لوہی عالم
اور ربانی بالسہ بن کر مکر شیطانی سے لوگون کو گمراہ کرتے ہین چنانچہ سنا گیا ہے کہ ایک شخص
گوجر تہا جو سخت متعصب مذہب حنفی ہین تہا حتی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خیال
اوٹہا کر پیر ومرشد فرضی اور فرعونی کیطرف لیجاتا تہا اور قرآن اور حدیث کو قول صاحب خلاصہ
کیدانی کے سامنے پوچ سمجہتا تہا اور اوسکے باپ کا نام جونہ تہا اور اکثر پرورش اور سر درازی اوقات
معاش اپنی کے اجرت پر دروغی شہادت اوٹہا کر بسر کرتا تہا تو لوگون نے ایسی متعصب تہا کو
اس کیت سے پکارنا شروع کیا کہ جونہ سنگہ کا پوتر تقدیر باریتعالے سے جونہ سنگہ کا بیٹا بڑی ایک
جہل سازی کی مصیبت مین مبتلا ہوا پہر ایک شخص تابع سنت کی بدولت وہ اس
بلا مہلک سے رہا ہوا مگر پہر خبث نفس سے بدی اور ناشکری اختیار کی ؎ وکل فرع
یشہد باصلہ + وکل نذع یخبر عن نسلہ + بعض کم علم کے وسوسۃ الخناس فی صدور
الناس ہین جو اپنے آپ کو حنفی نام سے پکارتے ہین اور دراصل مذہب حنفی سے برخلاف
چلتے ہین۔ جیسا کہ کسیکو ذات اپنی نہ ملے تو مغل یا پٹہان وغیرہ بن جاتا ہے اور مسائل مختلف
فیہا مین خصوصاً بحث وجوب تقلید اور عدم جواز صلوۃ جمعہ حکومت کفار مین کہنا شروع
کرتا ہے اس قسم کے اقوال احبار یہود اور رہبان نصاری کے بہی خلاف اپنے مذہب کے
تہے جو اغواء عوام کالانعام کو کرتے تہے اور طمع دنیا کے مارے عوام کو غلط مسئلے بتاتے
؎ بدوزد و شرہ دیدہ ہوشمند + برارد طمع مرغ و ماہی بہ بند + نہ پرہیزگار ونہ دانشورند
ہمین بس کہ دنیا بدین مے خرند + لہذا یہ مسکین خاکسار ہیچمدان راجی رحمت رب الکونین
القوی المدعو بہ محمد حسین ہزاروی تردید خیالات فاسدہ انکی کو مختصر طور پر تحریر کرتا ہے اللہم
احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین ؎ دیکہا تو خاکسار کے ہے عالیمقام
جون جون بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی + (باب اول تقلید شخصی کے ابطال مین)
قولہ ص ۱۳ انما شفاء العی السوال **اقول** میرے مخاطب کٹ ملان کے رسالہ مین
بجاء شفاء العی شفاء امی لکہا ہوا ہے ؎ وہ وہ تماشے ہے دیدار یار کا اغلاط سے
ہین خال وخط گلعذار کا + زلف دراز سے تو بنایا تہا دام کو + صیاد خود ہی صید ہوا آمرغزار کا
میرے مخاطب کٹ ملان نے اس حدیث سے شاید وجوب تقلید سمجہا ہو گا یعنی بی علم
اہل علم کے تقلید کرین۔ سبحان اللہ یہ کیسی استدلال ہے اس حدیث مین تو صاف

بدعا ہے اون لوگون کو جنہون نے اپنی راے سے فتوی دیا تہا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتلوہ قاتلہم اللہ - نقلہ صاحب المشکوٰۃ فی باب التیمم **قولہ** فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون **اقول** مطلب میرے مخاطب کٹ ملان کا یہ ہے کہ ہر اہل علم سے اوسکی راے پوچھی جاوے اور یہ محض غلط ہے - مراد ذکر سے قرآن مجید ہے چنانچہ باریتعالی فرماتا ہے وھذا ذکر مبارک انزلناہ اور فرمایا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من ایات اللہ والحکمۃ اور فرمایا وانہ لذکر لک ولقومک پس یہ آیات اہل دلیل اور ابین حجت ہین وجوب اتباع قرآن پر نہ تقلید پر کسی امام و مجتہد کی تو مراد اہل ذکر سے وہی ہونگے جو اہل قرآن ہین نہ اہل راے فاسد اور قیاس کاسد جیسا کہ فرمایا سورہ انبیا مین لقد انزلنا الیکم کتابا فیہ ذکرکم افلا تعقلون ٭ اہل قرآنند اہل اللہ و بس + اندر ایشان کی رود ہر بوالہوس + ہر کہ اندر دام نفس ست ہمچو خس + اہل تقلید است وی نے اہل حق + جس وقت یہ آیت اوتری تہی اسوقت کوئی اہل الذکر تہا یا نہین اگر تہا تو اوسکو چہوڑکر دوسرے کو اوسکی جگہہ قائم کرینگے کیا وجہ ان کنتم لا تعلمون کی قید سے معلوم ہوتا ہے اگر جانتے ہو تو مت پوچہو اور فاسئلوا سے تقلید کیونکر ثابت ہوتی ہے کہ بی دلیل مان لیا کرو بلکہ یہ ہو سکتا ہے کہ دلیل پوچہو بی دلیل مت مانو باوجود اسکی امام سے پوچہنا کیونکر ہو سکتا ہے - کہی مدت گذر چکی ہے وفات اوسکی مین اور آیت کی سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم اون لوگو منکرستان مین وارد ہے جو رسول خدا صلعم کی رسالت کا انکار کرتے - پہر اس آیت کا مخاطب اپنی کو سمجہنا گویا اپنی کو منکر رسالت سمجہنا ہے ہمین تو وجوب تقلید امام پر دلائل سنا ہے ہین اور خود قول علما ربانی تجاوز ہی نپرودنی پرکار بند ہین جو ان سے لیکر امام تک مفاوض بعیدہ ہین کہ تنقطع فیہا اعناق المطایا ٭ ہمین تو صبر کو کہتے ہین مشیخو واعظ سب + ادنہی تو کوئی بہی کہا نہین وفا کے لیئے +

قولہ واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم **اقول** مطلب میرے مخاطب کٹ ملان کا اس آیت سے استدلال سے یہ تہے کہ اولی الامر سے تقلید کرنے چاہیے سو اسکا جواب یاد رہے کہ اولی الامر سے مراد امرا و سلاطین ہین اور شان نزول اس آیت کا بہی اسی پر شاہد ہے کما رواہ البخاری فی کتاب التفسیر وکذا فی کتاب الاحکام اور سیوطی نے تفسیر اکلیل مین کئی طرح کے احتمال اور بہی لکہے ہین منجملہ اونکے اہل علم اور فقہ سے لکہتے ہین

بالجملہ اگر لفظ اولی الامر اہل علم اور فقہ کو شامل ہے تو طاعت اونکی ایک فرع ہے رسول خدا
کے طاعت کا اولی الامر کے بالاستقلال کوئی اطاعت نہین چنانچہ اسی نکتہ کیطرف
اشارہ کیا ہے باری تعالے نے کہ مکرر کیا لفظ اطیعوا کو رسول خدا کے لیئے تاکہ
معلوم ہوجاوے کہ طاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مستقلہ ہے یعنی جو امور کہ قرآن
مجید سے زائد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہین اوس مین بھی اطاعت آپکی
ضرور ہے اور مکرر نہ کیا لفظ اولی الامر کے لیئے تاکہ واضح ہوجاوے کہ اولی الامر کی
اطاعت مستقلہ نہین کذا ذکرہ العلامۃ القسطلانی فی شرح البخاری سے پس جو امر کرین وہ
کتاب اور سنت سے زائد اسمین اطاعت اونکی روا نہین بلکہ وہ احداث فی الدین سے
اور ابتداع مگر یہ امر مخفی ہے مقلدین پر اور مقتضی اس آیت کا تردید اسکا ہے اور قیاس سے
حق سبحانہ تعالی اسی آیت مین فرماتا ہے فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ
کہ وقت تنازع کے خدا اور رسول کی کلام کیطرف رجوع کرین اور جو کلام اولی الامر کا
خلاف ہو اوسکو تاویل کر کے خدا و رسول کی کلام سے موافق کرین نہ یہ کہ خدا اور رسول
کی کلام کو پھیر کر اولی الامر کے کلام کی طرف لیجاوین جیسا کہ شیوہ ہے میرے مخاطب
کے ملان جیسونکا اعاذنا اللہ من ھذہ الصنیع الشنیع ؎ خیر الطیور علی القصور
وشرها یاوی الخراب ویسکن الناووسا + مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا
قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (الآیۃ) اور حدیث
لن یومن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ غور سے پڑھین۔ یاد رہے
کہ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین جسکو افسر فوج بنا کر روانہ کرتے تھے اوس
شخص کا کیا لقب ہوتا تھا اگر امیر ہے اوسکا لقب ہوتا تھا تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ
جو کبھی کسی فوج کے سالار نہین بنے کیونکر اس لقب سے ملقب ہوگئے امام ابوحنیفہ رح کا
لقب امیر اگر کسینے کتاب معتبر مین لکھا ہے تو دکھلاوین امام صاحب کے زمانہ مین دوسرا
امیر تھا جنہون نے انکو قضا کے اختیار نہ کرنے سے کوڑے ہر روز دہ دہ مارنے
شروع کئی اور قید کئی اور قید خانہ ہی مین وفات پائے کتب معتبرہ فقہ مثل شامی
اور تخریج ہدایہ زیلعی حنفی اور درایہ تخریج ہدایہ ابن حجر عسقلانی کتاب القضا مین ملاحظہ
کرین مین کہتا ہون تعجب ہے کہ امام صاحب نے تو باوجود وفور علم اور اجتہاد کے قضا اختیار نہ کی

اورمعیبت فیصلہ درکوڑی کی اختیار کی تو معتقدین امام صاحب برعکس اون کے
کوئی فاضل جتنا ہے کوئی مفتی کہلاتا ہے ۔ حالانکہ قدما علما مقلدین کے نام نہیں ہوتا
کما سنذکر تفصیلا اور وقت نزول اس آیت کے جو لوگ لفظ اولی الامر کے مصداق ہے
اون بکو معزول کرکے صاحب اختیار ہے معنے اجتہاد کے کسطور سے اون سے
سمجھے جاسکتے ہین ص مطلب ہو سب کے بارنہ سمجھے تو کیا عجب ہے سب جانتے ہین کہ
کہ ہندی زبان نہین ۔ قولہ ص لعلمہ الذین یستنبطونہ منکم در حق شان مستنبط
وارد شدہ اقول اس آیت تو صریحا تقلید کی تردید ہے کیونکہ حاصل اس آیت کا یہ ہے
کہ پہلے بری خبر سنکر اوسکو مشہور نہین کر دینا چاہیئے بلکہ اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے و اولی الامر کے پیش کرنا چاہیے تاکہ وہ لوگ دیکہین کہ یہ خبر سچ ہے یا جہوٹی
اسکو تقلید شخصی کے دعوے وجوب سے کیا تعلق ہے ۔ اہل استنباط سے مراد وہی اہل
ذکر ہین جو پہلے بیان انکا گذر ا اہل ع سے اور قیاس نہین اب قیاس کی کچھ چندان
ضرورت ہی نہیں خاصہ اور عامہ ساری حوادث کے لئے کتاب اور سنت تا یوم القیمۃ کافی
وشافی ہین الیوم اکملت لکم دینکم اور حدیث شاہد ثبت بجوامع الکلم اور حدیث الا انی
اوتیت القران ومثلہ معہ حجت سرہ اس مدعا پر ہے یہ تو ہماری علم و شعور اور عقل
کا فتور اور قصور ہے کہ ہم باوجود موجود ہونے کتاب خدا اور سنت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وسلم تیری میری قیاس کو پکڑتے ہین عدم مزاولت قرآن وحدیث سے انکو اس درجہ پر
کر دیا ہے ورنہ ص تمام ہین اوسکے الطاف شہابی سب پر ہے تجھ سے کیا ضد تھے
اگر تو کسے قابل ہوتا ۔ امت کو اسے اور قیاس مخلوق کا حاجتمند نہین بنایا اپنی رسول ع
کو سورہ نسا مین یون ارشاد فرمایا لتحکم بین الناس بما اراک اللہ الایہ اور یون فرمایا
ولتحکم بما انزل اگر ایسا ہوتا تو یہ دین ہنوز ناقص اور نا تمام غیر کامل ہے نعوذ باللہ من جمیع
مکارہ اللہ اگر یستنبطونہ سے مراد علما مجتہدین ہین تو کیا وہ خاص اشخاص ہین یا عام
ہر زمانہ مین موجود ہین انحصار کیلئے دلیل چاہیئے اسجگہ قول صاحب نہایۃ الاوارکا بحوالی
یاد رہی بحث اجماع مین لکہا ہے ثم عندی ان ہذا الاصل ہو المنشار لانحصار المذاہب فی
الاربعۃ وبطلان التماس المستحدث ولکن یرد علیہ انہ ان اریدبالاختلاف الاختلاف متالم
فی زمان واحد فینبغی ان یکون مذہب الشافعی واحمد بن حنبل ہم باطلا حین اختلف ابوحنیفہ

[illegible]

مهر مالک فی زمان او احد وان ارید بالاختلاف اعم من ان یکون فی زمان واحد ام لا فکیف
لا یعتبر اختلافنا کما اعتبر اختلاف الشافعی واحمد بن حنبل رح والجواب عنہ صعب ۱۲
انتہی اور بحر العلوم شرح مسلم الثبوت کو اس بحث میں بخوبی ملاحظہ فرمائیں قولہ صہ ۱۲
وحدیث صحیح کہ آنرا عبد اللہ بن عمرو از جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم روایت فرمودہ
کہ العلم ثلثة آية محكمة او سنة قائمة او فريضة عادلة وما كان سوى ذلك فهو فضل رواه
ابو داؤد وابن ماجة اقول مراد فریضہ عادلہ سے سہام فرائض ہیں نہ استنباط مجتہدین
گو کہ خیال ہے مخاطب کٹ ملان جیسوں کا ثبوت استنباط کیطرف گیا ہو ابو داود جو راوی
اس حدیث کا ہے وہ اس حدیث کو کتاب الفرائض میں لایا ہے اور صاحب مشکوۃ
کتاب العلم میں لایا کیونکہ سہام فرائض علم ہیں - رائے اور قیاس علم نہیں بلکہ ظن
ہے اس حدیث میں تو قرآن اور حدیث کا ہی ذکر ہے جس سے مخاطب کٹ ملان کو سخت
انکار ہے چنانچہ کتاب صیانۃ الاکیاس کے صہ ۱۱۱ میں لکھا ہے ع بہتر ہین
فرہا دینے کرو کہنے پر - قولہ صہ مسئلہ استنباطی مجتہد واجب الاطاعت والعمل
مساوی بقول شارع شدہ کہ آن ناشئے ست از قول شارع الخ اقول جو حکم کہ
منصوص صریح نص سے ہو اور نص صحیح قطعی الدلالت ہو وہاں اجتہاد کے کچھ
ضرورت نہیں اور جہاں حکم مستنبط دلالت اشارت وغیرہ سے ہو مگر نص صحیح
قطعی الدلالت نہو بلکہ ایک ضعیف خبر سے استنباط مجتہد کا ہو پھر قیاس مجتہد کا
اور پھر [illegible] اور اشارہ کے معتبر نہوگا ع ثبت العرش اولا ثم النقش + فرضی قاعدوں
سے جو غیر مسلمین اور منتقی من جوع [illegible] اپنے ہم مذہبی بھائیوں کا دل خوش کرتے ہیں ع
[illegible] خوش نیاید بدندان کس + اس مسئلہ کی تشریح
اگر دیکھنی منظور ہو تو بخاری میں کتاب الاعتصام باب اذا اجتہد العامل او الحاکم
فاخطأ خلاف الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کتاب الاحکام باب اذا قضی
الحاکم بجور او خلاف اہل العلم فهو رد - میں غور سے دیکھیں استنباط مجتہد کا احتمال
خطا [illegible] قول شارع معصوم سے جو متیقن ہے
کیونکر مساوی ہو سکتا ہے [illegible] کوئی معین نہیں کسی طرف اور اسکا احتمال ہے
اس سے یقینی ایک مذہب کیونکر ثابت ہوگی قولہ صہ حکم استنباطی

مجتہدین ہمین رابوحی باطنی بتعبیر سیکندا اقول نعوذ باللہ بناءً علی ہذا امام صاحب ہون یا کوئے اور امام سب نبیے نہر سے جو نفث فے الروع انکو بواسطہ فرشتہ کے ہوتا ہے کتب اصول فقہ اور عقاید مین مصرحا مرقوم ہے کہ استنباط اور اجتہاد مجتہد کا منجملہ خیالات کے ہے یہ نہ تو اوسکے لئے حجت بن سکتا ہے اور نہ غیر کے لئے اور اگر بالفرض الہام ہی ہے تو یہ بھی حجت نہین تنویر المنار مین لکھا ہے کہ الہام در احکام قضائیہ حجت نمی شود اگر دلی قاضی باشد و از الہام معلوم شد کہ حق بجانب مدعٰی علیہ است و مدعی کاذب است و این علم دی قاطع است و مدعی بینہ بر دعوے خود آورد و در بینہ خلل موجب رد شہادت یافتہ نشود درین صورت این دلی قاضی حکم بینہ خواہد کرد نہ بالہام خود زیرا کہ بر قاضی حکم بظاہر بینہ واجب است نہ بباطن سبب بینی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند لو رجمت بغیر بینۃ لرجمت ہذہ رواہ البخاری و امثال این بسیار اند انتہی حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری کتاب العلم صفحہ ۱۲۱ مطبوعہ مطبع دہلی مین لکھا ہے ذہب قوم من الزنادقۃ الی سلوک طریقۃ تستلزم ہدم احکام الشریعۃ فقالوا انہ یستفاد من قصۃ موسی والخضر ان الاحکام الشرعیۃ العامۃ تختص بالعامۃ والاغبیاء واما الاولیاء والخواص فلا حاجۃ لہم الی تلک النصوص (الی ان قال) وانہ یعمل بمقتضاہ من غیر حاجۃ منہ الی کتاب ولا سنۃ فقد اثبت لنفسہ خاصۃ النبوۃ کما قال نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ان روح القدس نفث فی روعی وقد بلغنا عن بعضہم انہ قال انا لا اخذ عن الموتی وانما اخذ عن الحی الذی لا یموت وقال انا اخذ عن قلبی عن ربی وکل ذلک کفر باتفاق اہل الشرع انتہی مختصراً حافظ ابن قیم نے کتاب اغاثۃ اللہفان بحث مکائد شیطان مین لکھا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب جو الہام والون اور راے صائب والون کے سردار تھے کچھ فرماتے تو اوسے کمتر شخص اوس بات کو رد کرتا اور اگر آپکو غلطی معلوم ہوجاتے تو رجوع فرماتے تھے آپکا دستور تھا کہ اپنی خیالونکو کتاب وسنت پر پیش فرماتے اور محض خیالات پر التفات نکرتے اور ان جاہلون مین سے ایک کو بھی نہین دیکھتے کہ شریعت پر التفات کرتا ہو اپنی خیالات پر حکم کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا دل میرے پروردگار سے یون بیان کرتا ہے اور ہم نے یہ بات زندہ جاوید سے حاصل کی ہے اور تم نے دنیا سے

لوگوں نے اسیطرح کی گفتگو سے بیہودہ کرتے ہین یہانتک کہ کسی نے اس قدر کسی شخص سے کہا کہ تم عبد الرزاق کے پاس نہین جاتے کہ اونسے کچھ سن آؤ اونے جواب دیا کہ جو شخص ملک خلاق سے سنتا ہے وہ عبد الرزاق سے سنکر کیا کریگا اور یہ نہایت جہالت ہے اس لیئے کہ خدا سے تو حضرت موسی بن عمران کلیم الرحمن نے سنا ہے اون لوگونکی گفتگو غالبًا شیطان سے ہوتی ہوگی یا نفس یا دو لوگونسے اور جو شخص اپنے دلمین خواطر کے پڑنے سے یہ سمجھے کہ مجھکو حاجت شریعت نبوی کی نہین تو وہ کفر مین سب سے بڑھکر ہے حضرت ابن مسعود سے مسئلہ مفوضہ کا (مفوضہ وہ عورت ہے کہ زوج اوسکا مرگیا ہو پہلے دخول کرنے سے اور مہر بھی مقرر نہوا ہو) مہینہ بھر پوچھا گیا بعد مہینے کے فرمایا کہ اسکا جواب اپنی راے سے مین کہتا ہون اگر درست ہوگا تو خدا تعالی کیطرف سے ہی اور اگر خطا ہوگی تو میری طرف سے اور شیطان کی جانب سے ہے اللہ تعالی اور اوسکا رسول خطا سے بری ہین۔ اور حضرت عمر کے منشی نے آپکے سامنے لکھا کہ یہ امر وہ ہے جو خدا تعالی نے عمر کو بتایا آپ نے فرمایا کہ اسکو مٹا دے اور یہ لکھ کہ یہ وہ ہے کہ عمر کے نزدیک مناسب ہے اور یہ بھی حضرت عمر کا قول ہے جو بخاری نے کتاب الاعتصام باب ما یذکر من ذم الرائے وتکلف القیاس مین لکھا ہے کہ اپنی رایونکو تہمت لگایا کرو اسلیئے کہ مین نے ابی جندل کے دن اپنا یہ حال دیکھا کہ اگر مجھکو مقدور ہوتا کہ آنحضرت صلعم کے حکم کو ٹالدون تو ٹالدیتا اور صحابہ کا اپنے رایون کو اچھا نہ سمجھنا بہت ہے اور مشہور ہی جیسا کہ دارمی وغیرہ مین مسطور ہی حالانکہ امت کی نسبت اونکے دل پاک تر اور علم بہت گہرا اور وساوس شیطانی سے بہت دور تھی وہ لوگ سنت کے تابع اور اپنی تجویز ونکو عیب لگاتی مین امت سے بڑھکر تہی اور ان لوگونکا حال برعکس ہے انتہی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا انصاف فی بیان سبب الاختلاف دیکھنے سی امید ہے کہ مستعد حقیقی کو تعصب انسے مذہبی اور حمیت جاہلیت اولی طریقہ اولی جاتی رہیگی الآمن خزلہ اللہ فی الدارین ۱۲ پایان نہین جدال کا الضاف شرح لی اصل بات اکثر کین کا ضرط ہے قولہ صفحہ ۵ اخطار احتمالی مجتہد داخل ثواب است درصواب سیتقن کہ ہرگز خوفی وخطرہ ندارد نہ درحق مجتہد ونہ درحق مقلد الخ اقول یہ مین جہالت اور غباوت اور حماقت غایت سہا کر اور اوسکے اعوان پر حیران ہون کہ اس داء عضال کا کیا علاج ہوگا ۱۲ لکل داء دواء یستطب بہ الا الحماقۃ اعیت من یداویہا

بحث شروط اجتہاد مین دیکھو کیا لکھا ہے اللہ تعالی لنصب آیات کردہ و مقدمات صحیحہ بیان
کردہ ہر کس قادر ست بر آنکہ در آیات منصوبہ نظر کند و در مقدمات صحیحہ نظر کردہ تالیف نماید
و این زمان ہرگز خطا را راہ نیست زیرا کہ از مقدمات صحیحہ نتیجہ نمی آید مگر صحیح و چون او در خطا افتاد
معلوم شد کہ در مقدمات صحیحہ نظر نکردہ و بالجملہ این تقدیر محال ست کہ شخصی خود را از ہوی
بعید داشتہ بقصد خالص کردہ کہ برای اصابت نظر کند و لصواب نرسد البتہ شد کہ او مجتنب
از ہوی نشد و در وقت نظر و در آیات تدبیر نکردہ انتہی مین کہتا ہون امام صاحب ہون یا کوئی
اور امام اگر دیدہ و دانستہ احادیث صحیحہ مجمع علیہ (مثل حدیث رفع الیدین اور قرأۃ فاتحہ خلف
الامام اور حدیث جہر بآمین وغیرہ کہ جنکے نسبت تواتر لفظی یا معنوی کا اکابر محدثین سے
دعوی ثابت ہے) کو چہوڑکر استنباط احادیث ضعیفہ سے شروع کیا تو پہر اس اجتہاد مین
خطا ہوئی یا نصوص صحیحہ صریحہ کو چہوڑکر راے اور قیاس کے تابع ہوئی تو پہر بحسب قول
مسطورہ بالا سے معلوم ہوا کہ اہل اہوا ٹہیرینگے حاشاہ اللہ من ذلک اور بعد
خطا معلوم ہونے اونکی کی متقلد کو کیونکر اونکے خطا پر عمل جائز ہوگا من عمل عملا لیس علیہ
امرنا فہو رد رواہ البخاری اور حدیث لا طاعۃ الا فی المعروف تردید ایسے اجتہاد
کی نسبت حجت بینہ ہے اور اگر یہ خطا احتمالی مجتہد داخل صواب مستیقن مین ہے
تو پہر تخصیص امام ابو حنیفہ رح کی کہان ہوگی آئمہ ثلثہ بلکہ کل مجتہدین کا یہی حکم ٹہریگا تو پہر ہمارا
مطلب تہا کہ رفع الیدین اور آمین بالجہر وغیرہ کے عاملین بالحدیث کو کیون بالغر ہو کہے ہے
ان افعال کو تو اولا رسول خدا ص نے کیا پہر آئمہ مجتہدین نے تو خطاء احتمالی مین امام
صاحب اور اونکے متقلدین اور باقی امام اور اونکے مقلدین صواب متیقن مین برابر ہونگے
پہر ترجیح امام صاحب کو آئمہ ثلثہ پر ترجیح بلا مرجح ہے اور اگر کہین کہ امام صاحب کے
استدلال کے حدیثین اگرچہ ضعیف ہین تو امام صاحب کیوقت ضرور قوی ہین بالکل
صحیح نہین کیونکہ امام صاحب کے نزدیک احادیث ضعیفہ سے استدلال درست ہے تو اونکو
دلائل حدیثیہ پر صحت کا کسطرح یقین ہو سکتا ہے - اور اگر کہین کہ امام صاحب کے وقت
مین احادیث جمع نہوئین تہین تو پہر امام صاحب نے اجتہاد کس سے کیا متقلدین خود ہی
بحسب قول مشہور مثلہ بدنام کنندہ نکو نامی چند امام صاحب سے نفی عالمیت علم حدیث
کے کرتے ہین کہین سکتے ہین کہ امام صاحب کیوقت احادیث جمع نہ تہین کیمر۔ اہ

لہذا اہل تحقیق در محدث و مجتہد ہین تباین نوشتہ و در ہر دو فرقے ہمین ذیون بعید
ثابت فرمودہ الخ جیسا کہ میرے مخاطب نے کہا کر نفے رسالہ و سوسۃ الخناس فی صدور الناس مین لکھا
ہے اس سے تو صاف معلوم ہوا کہ امام صاحب محدث نہ تہے کیونکہ منصب محدث
کا جیسا کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے مصفی شرح موطا کے صد ۱۹ مین لکھا ہے
یہ ہے روایت حدیث و تمیز تحریف از غیر آن و شرح غریب از دلالت عبارت کہ باعتبار
لغت بودہ باشد و معرفت اسمار رجال جرحا و تعدیلا و ضبطاً لمشکلہ و حکم بصحت و
ضعف کردن و اعتبار و شواہد را دیدن و حکم باستفادہ یا غرابت کردن و مبہم را
تسمیہ نمودن و منصب مجتہد تجرید الفاظ کہ اشتباہ دران واقع شود و تعیین رکن
و شرط و ادب ہر چیزے و تعیین ندب و جوب کراہت حرمت اطلاق تقیید حکم و
مانند آن الخ امام صاحب مین جو محدث کے خواص ہین کہان تہے اگر ہوتے تو فرق
کی وجہ ہے ع چلون مین آپ ہی قاصد جواب سبات کی بدلے قولہ صلا تقلید
مجتہد بصورت تقلید ہست نہ بحقیقت بلکہ در حقیقت اتباع خدا مثل تقلید رسول است و
الخ اقول تقلید اور اتباع مین بون بعید ہے بی سند بات مان لینی کا کسی نے
نام اتباع مین رکہا اور رسول خدا صلے کے اتباع کو تقلید رسول کسی نے نہین لکھا
قرآن مجید مین جا بجا بنسبت انبیا علیہم السلام اور قرآن کے اتبعوا سے خطاب
فرمایا نہ قلدوا سے۔ قاضی بیضاوی سلطے کا قول جو تفسیر سورہ بقرہ مین تحت قولہ تعالی
او لو کان اباءہم لا یعقلون شیئا ولا یہتدون مین لکھا ہے نزلت فی
المشرکین امروا باتباع القرآن فمالوا الی التقلید وقیل فی طائفۃ من الیہود
دعاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الاسلام فقالوا نتبع ما وجدنا
علیہ اباءنا لانہم کانوا خیرا منا واعلم وہو دلیل علی المنع من التقلید
لمن قدر علی النظر والاجتہاد واما اتباع الغیر فی الدین اذا علم بدلیل انہ
محق کالانبیاء والمجتہدین فی الاحکام فہو فی الحقیقۃ لیس بتقلید بل اتباع
ما انزل اللہ انتہی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اتباع اور ہے تقلید اور لہذا
اخبار عن الرسول والصحابہ کا نام حدیث رکہا اور ما جاء عن التابعین او من بعدہم کا
نام رائی اور قیاس۔ معدوم و جود دلیل مین تقلید مرتفع ہے شاہ عبد العزیز صاحب

تفسیر عزیزی سے سورہ بقرہ مین تحت قولہ تعالیٰ صم بکم عمی فهم لایعقلون کے بیان مین
لکہا ہے کہ اس آیت مین تقلید کے نکمے ہونیکی طرف مین اشارہ ہے اور اوسکے دو طور
ہین ایک یہ کہ مقلد سے پوچہنا چاہیے کہ جسکی تو تقلید کرتا ہے وہ تیرے نزدیک حق پر ہے
یا نہین ہے اگر اسکے حق پر ہونا نہین پہچانتا ہے تو اوسکے ناحق ہونے پر تو اسکے پیچہے
کیون پڑا ہے اور جو اوسکے حق پر ہونیکو تو پہچانتا ہے تو بتا کس دلیل سے پہچانتا ہے اگر اور
لوگونکو دیکہا دیکہی پہچانتا ہے تو اسمین بات چل پڑی گی اور اوسمین تسلسل پڑیگا اور اگر اپنی عقل
سے پہچانتا ہے تو تو اپنی عقل کو مسئلہ حق کے پہچاننے مین کیون نہین لگاتا ہے اور تقلید کو
ادسکو اپنی یاد پر گوارا اور پسند کرتا ہے۔ دوسرا طور تردید تقلید کا یہ ہے کہ جسکی تو تقلید کرتا ہے
اگر اوسنے بہی اس مسئلہ کو دیکہا دیکہی سے سمجہا ہے تو تو اور وہ دونو برابر ہوئے اوسمین کونسی
خوبی ہے جو تو اوسکی تقلید کرتا ہے اور اگر اس مسئلہ کو اوسنے قرآن حدیث سے جانا ہے تو تیری
تقلید تو پوری ہوگی کہ تو بہی اس مسئلہ کو اوسی دلیل سے جان لے اور جب اوسکی دلیل معلوم ہوگئی
تو تقلید باطل ہوگئی انتہی اور تفسیر کبیر مین بہی ایسا ہے لکہا ہے غرضکہ معنی اتباع مجتہدین کا یہ ہے
کہ جب دلیل صحیح کسی مسئلہ مین مل جاوے تو اوسنے برخلاف نچلے بلکہ جنپر اللہ تعالیٰ انعام کیا ہے
اونکو پایا اولئک الذین انعم اللہ علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین
وحسن اولئک رفیقا۔ انکو اپنا ساتہی جانئین اور فرمایا واتبع سبیل من اناب الی اور فرمایا
یا ایها الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین تقلید کا نام اتباع سے رکہنا ایسا ہی
جیسا کہ شیطان کے پیرون نے حرام چیزونکے نام رکہے ہین جنکو معانی نفسون مین اچہی معلوم
ہون مثلاً شراب کا نام ام الافراح یا نبیذ اور سود کا نام معاملہ اور سہن ہپن کی نفع پکڑنیکا نام
اجارہ اور محصولونکا نام حقوق شاہی اور مظلوم سے ناحق ظلم سے مال لینیکا نام تعذیر مالی اور
سب سے بڑی اندہیر ہیکا نام دستور عدالت اور صفات پروردگار سے منکر ہونیکا نام تنزیہ اور
فسق کے مجلسونکا نام جسمین راگ اور نغمہ سرائے ہوتی ہو مجلس نشاط اور عرس اور حلالہ کرنیوالے
کو تحلیل کے نام کرنیکا ہے اور محلل کو خاوند کے نام سے بدلنا جسکے کرنیوالیکو آنحضرت نے
لعنت فرمائی اور تیس مستعار فرمایا اور نماز مین ٹہکرین مارنیکو تخفیف الی غیر ذلک من الامثلہ
جیسا کہ حیلہ سازونکا دستور ہے اغاثۃ اللہفان مولفہ حافظ ابن القیم مین ایسا ہی مسطور ہے
قولہ صفحہ ۱۶ تصرفات غیر مجتہد در احکام شرعیہ خواہ از جہت احوال دلیل باشد یا از جہت

منافی دلیل در صورت اختلاف مردود دانند الخ ۱ **قولہ** مخاطب من قد حکمت علی نفسک کی
آنجناب مقلد جیسے کہ مخالف ٹہا کر جیسے کوئی مفتی کوئی فتاوی سے بنا ہوئی ہین بقصر فابت اولہ شرعیہ
مین کرتے ہین آپکی اثنا عشریہ وغیرہ مین نواب سید محمد صدیق حسن خان مرحوم نے ہدایۃ السائل
الی ادلۃ المسائل کے صفحہ مین لکہا ہے **سوال** راجح جواز قضاء مقلد ست یا عدم جواز ا
جواب در امر قرآنیہ حاکم را امر کردہ اند تا آنکہ حکم کند بعدل و بحق و بما انزل اللہ و بما اراہ اللہ و
این امور را جز مجتہد دیگرے نمی شناسد زیرا کہ مقلد قائل بقول غیر ست نہ قائل بحجت وی و نسبوی
دانستن این معنی کہ فلان شی حق و عدل ست جز حجت راہی دیگر نبودہ و مقلد تعقل حجت نمیکند
تا باہتدا او بسوی احتجاج چہ رسد ہمچنین نیست نزد او علم بما انزل اللہ بلکہ نزد او ہمین علم بقول
کسے ست کہ تقلید وی میکند اگر فرض کنند کہ وی ما انزل اللہ و ما جاء عن الرسول صلعم را بطریق
علم صحیح می داند پس مقلد نخواہد بود بلکہ وی مجتہد ست ہر چند از ان انکار کند ہمچنین مقلد را بالنظر
و فکر حاصل نیست و حکم او حکم بما اراہ امامہ خواہد بود نہ بما اراہ اللہ و نمی داند کہ این قول کہ امام
وی گفتہ موافق حق ست یا مخالف آن و قاضی در حقیقت کسی ست کہ حکم میکند میان مسلمانان
بانچہ از شارع آمدہ نہ بانچہ از امت آمدہ زیرا کہ ائمہ توابع انبیاء و رسل اند علیہم الصلوٰۃ والسلام
نہ متبوع آنحضرت صلعم چون معاذ بن جبل را بیمن فرستادن خواست فرمود چگونہ حکم خواہی کرد وقت
پیش آمدن قضا گفت حکم کنم بکتاب خدا فرمود اگر در ان نیابی گفت بسنت رسول خدا صلعم فرمود
اگر در ان ہم نیابی گفت اجتہاد کنم برای خود و تقصیر نکنم در ان آنحضرت صلعم دست بر سینہ وی زد و
فرمود خدا را سپاس کہ رسول رسول را توفیق مرضی رسول داد ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ
این حدیث را روایت کردہ اند و ہر چند در وی سخن باشد لیکن حافظ ابن کثیر در حدیثی طرق و
شواہد وے جمع نمودہ و گفتہ ہو حدیث حسن مشہور اعتمد علیہ ائمۃ الاسلام وقد اخرجہ امام احمد ایضا
و ابن عدی و الطبرانی و البیہقی و ائمہ حدیث را در وی کلام طویل ست و بعض گویند لا اصل لہ است
بعض گویند حسن معمول بہ ست و بعضی گویند ضعیف ست و حق آنست کہ حسن لغیرہ و معمول بہ ست
نزد علما و در وے دلالت ست برانکہ واجب بر قاضی تقدیم قضا بکتاب اللہ باشد بعدہ اگر در ان نیابد
بسنت رسول وی حکم کند پس اگر در وے ہم نیابد باجتہاد و رای پردازد و مقلد ہرگز متمکن قضا بما فی
کتاب اللہ نیست چہ وی طریقہ استدلال و کیفیت آن نمی داند و نہ حکم بسنت رسول خدا صلعم
می تواند کرد بہمین وجہ و بجہت آنکہ میان صحیح و موضوع و ضعیف و معلل تمیز نمی دارد و نمی شناسد کہ

بکدام علت معلل شده ست ونه از اسباب متقدم ومتاخر وعام وخاص ومطلق ومقید ومجمل ومبین وناسخ ومنسوخ می خبر یابد بلکه خود بمنا ہیم این الفاظ وتعقل معانی وی پی نمی برد تا بدیگر الفاظ ودلیل بجیز سے از ینہا چہ رسد وچون بگوید کہ نزد من چنین صحیح شده پس ترا وچہ باشد واگر گوید شرعا چنین صحیح گشتہ پس وی نمی داند کہ شرع چیست غایت ما فی الباب آنکہ گوید این حکم بقول فلان بصحت رسیده وہمی داند کہ در نفس الامر صحیح ست یا نہ وچون ندانست وبدان حکم کرد یکی از قاضیان نار باشد زیرا کہ اگر حکم او موافق حق افتاده ست پس ہر چند حق باشد اما وی نمید انند کہ آن حق یا این حکم او باطل باشد وہمی داند کہ آن باطل ست واین ہر دو کس در دوزخ روند چنانچہ حدیث بدان وارد شده وقاضی جنت ہمان کس باشد کہ حکم بحق میکند وہمی داند کہ آن حق ست وشک نیست کہ داننده حق مجتہد ست نہ مقلد ہذا یعرفہ کل عارف درینجا اگر مقلد بگوید کہ من می دانم کہ آنچہ بدان حکم کرده ام قول امام من ست وآن حق ست وکما فی التلویح صـ۲۷ مطبع نولکشوری

الادلۃ الاربعۃ انما یتوصل بہا المجتہد لا المقلد فاما المقلد فالدلیل عنده قول المجتہد فالمقلد یقول ہذا الحکم واقع عندی لانہ ادی الیہ رای ابی حنیفۃ وکل ما ادی الیہ رایہ فہو واقع علیہ عندی انتہی) زیرا کہ ہر مجتہد مصیب باشد گوییم تو درین مسئلہ مقلدی یا مجتہدی اگر مقلد ہستی پس ما ہو محل نزاع را دلیل خود گردانیدے وآن مصادره باطلہ باشد زیرا کہ نمی دانی کہ آن در نفس الامر خود حق ست یا نہ تا بدانستن زیاده بران چہ رسد واگر مجتہد بودی چہ ستم بر تو تحقیق مانده کہ مصیب بودن ہر مجتہد از صواب ست نہ از اصابت چنانکہ اہل علم کہ قائل بتصویب مجتہدین اند در مولفات معروفہ بتحریر این مسئلہ پرداختہ اند وچون اشتقاق مصیب از صواب ست نہ از اصابت زعم تو کہ مذہب امام تو حق ست از وی مستفاد نشد زیرا کہ این صواب منافی خطا نیست ولہذا در حدیث مسلم آمده کہ اذا اجتہد الحاکم فاصاب فلہ اجران وان اجتہد فاخطاء فلہ اجر وہذا لا یخفی الا علی اعمی وچون درمیان صواب واصابت فرق نمی توانستے کرد بہتر آنست کہ نفس خود را بسکوت مستور کنی زیرا کہ جاہل را بہ از خاموشے نیست وچنین کس را در مباحث علمیہ دخل نمی باید کرد بلکہ وی درخورے تعلم ست از کسیکہ حق تعالی علم کتاب وسنت بوی ارزانی داشتہ تا آنکہ حلاوت علم ذوق نماید ومرارت جہل را ترک کند این مسئلہ خیلی طویل الذیل ست ودر کتب اصول وفروع خلاف دران مدون اما چون سائل از اقوال رجال سوال نکرده بلکہ از تحقیق حق پرسیده لہذا برہمین قدر اکتفا رفت تا آنکہ آنکہ در تہیہ تخاصم در لہری اتفاق افتد وانجا مجتہدی

برای قضایا فتنه نشود خصمین ترافع بسوی قضات مقلدین آن بلده کنند یا نه پس جوابش اینست که اگر خصمین را وصول بقاضی مجتهد ممکن ست مقلد را نمی رسد که میان آن هر دو حکم کند بلکه هدایت بقاضی مجتهد نماید و بگوید که پیش فلان بروید یا قضیه را بسوی وی رفع کنید تا قاضی مذکور دران حکم بما اراه الله فرماید و اگر وصول تا وی متعذر یا متعسر ست درین صورت تولیت قاضی مقلد بوجه ضرورت برای فصل خصومت لاباس به باشد لیکن بروی واجب ست که دعوی علمی که خود حال او نیست نکند و نگوید صح لہ ذلک او صح شرعا بلکه چنین گوید که قال امامه کذا خصمین را بدانا که این حکم او بقول امام فلان ست و در حقیقت این قاضی محکم باشد نه حاکم و تحکیم در شریعت مطهره ثابت شده چنانکه در قرآن کریم در شان زوجین آمده که فابعثوا حکما من اهله وحکما من اهلها وکما فی قوله تعالی یحکم به ذوا عدل منکم و چنانکه در زمان نبوت و عهد صحابه در بسیاری از قضایا همچنین اتفاق افتاده و هر که آب نیابد تیمم بخاک کند و یک چشم بودن بهتر از کور بودن ست و عاقل بر تنزخرف مقلدین و تمویه ایشان بر عامه بتعظیم شان مقلدین و نشر فضائل و مناقب مجتهدین فریب نمی خورد و از مساوات کردن ایشان میان مقلد و کسیکه در زمانه این مقلدان هم برتبه اجتهاد رسیده ست از جا نمی رود زیرا که همه این چیزها خارج از محل نزاع و مغالطه قبیحه اند و در عامه باین رهگذر نفاق زود تر پیدا میشود چرا فهام ایشان قاصر از ادراک حقائق باشد و شناخت حق نزدیک ایشان برجال ست و اموات را در صدور ایشان جلالت و مخامت و طبائع مقلدین نیز قریب بطبائع عوام ست و چنانکه اینها بقبول اقوال علما مجتهدین قریب اند همچنان عوام بقبول قول ایشان اقرب بوده اند زیرا که رتبه مجتهدین مباین مرتبه عامه ست و بجای رسیده اند که اذهان عامه از تصور آن تنگی می کنند پس چون مقلد بگوید که من بمذهب شافعی حکم می کنم و شافعی اعلم بود ازین مجتهد که معاصر من ست و اعرف بود بحق از وی عامه بزودی هر چه تمام تر چون سیل منحدر بتصدیق وی برخیزند و اذهان ایشان باذعان این مغالطه بزودی باکمل انفعال و اسرع تاثیر منفعل و متاثر گردد با آنکه مجتهد معاصر بجواب آن میتواند گفت که محل نزاع موازنه میان من و تست نه میان من و شافعی و من عدل و حق را می شناسم و اجتهاد درای خود در تعیین منصوص کتاب و سنت میکنم و تو هیچ نمی شناسی و نه بر اجتهاد رای خود قدرت داری و نه ترا هیچ رای و اجتهاد نیست زیرا که اجتهاد درای عبارت از ارجاع حکم بسوی کتاب و سنت بمقایسه یا بعلاقه ایست که اجتهاد آنرا جائز میدارد و تو نه کتاب می شناسی و نه سنت میدانی

نا بعد زمانہ کیفیت ارجاع بسوئے این ہر دو اصل بوجوہ مقبولہ چہ رسد و این جواب مجتہد معاصر
بآنکہ حق بحت ست از فہم عامہ دور تر افتادہ و ممکن نیست کہ مخاطب بدان اذعان کنند و آنچہ
کہ درین دور آخر زمان غریب الشان منقولات مقلدہ از آئمہ او قعر اند در نصوص بسبب مشتہر
مجتہد عصر کہ از کتاب و سنت احتجاج میکند گرچہ کثیر طیب از ان ہنیاید و ازین باب چیزہا دیدہ
و شنیدہ شد کہ در بودن آنہا از علامات قیامت کبرے شک نتوان کرد یا آنکہ اکثر مسائل این ہر
احکام و فتاوے خود از مقلدین دیگر نقل می آرند و جولان و صولت نمودہ آنرا منسوب با
بمذہب امام خود می نمایند و ہر کہ خلاف آن از کتاب و سنت بیارد او را متہم بما تجد اعو د
مخالفت مذہب و مباینت اہل علم میکنند حالانکہ اگر انہا کے ازین پایہ بالاتر روند دریابند
کہ خود ایشان مخالف امام خود بودہ اند نہ موافق او و این موافق امام ایشان ست نہ مخالف وے
و سخن در عدم وجوب تقلید نزد وجود نصوص با تنقیح مناط این مسئلہ در کتب اصول فقہ مثل
مسلم الثبوت و شرح وی بحر العلوم عبد العلی و غیرہما مصرح ہست جمعی اہل علم قدیماً و حدیثاً درین باب
کتب و رسائل مستقلہ تالیف کردہ اند وجوب تقلید عینی و اعیانی را از بیخ برکندہ و جوازش
در جائی باشد کہ تقلید مضاد نص صریح صحیح کتاب و سنت نیفتد و اگر در برابر نص قرآن و حدیث باشد
و العیاذ باللہ منہ پس کفر بواح و ضلال صراح خواہد بود و چہ مسلمانی باشد کہ در برابر قول رسول صلعم
معصوم واجب الطاعۃ قول یکی از امت ترجیح دہند و باز دعوی ایمان نمایند انتہی۔ یہی کہتا
ہوں کیونکہ قاضی مقلد کی قضا اور مفتی کی افتا جائز ہو گی خود آنحضرت صلعم نے مفتیان رائے
کو جہال ضلال فرمایا ہے کچھ شک اور شبہ نہیں کہ مقلدین سب مفتی بالرائے ہیں۔ حدیقۃ
الندیہ شرح طریقہ محمدیہ کے صفحہ ۹ جلد ۲ میں لکھا ہے ذکر النجم الغزی فی حسن التنبہ ان من اخلاق
الیہود و النصاری الاخذ بالرای مع وجود النص و القیاس الفاسد و الافتاء بذلک روی البزار باسناد
حسن ابن القطان عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل امر بنی اسرائیل
معتدلا حتی بدء فیہم ابناء سبایا الامم فافتوا بالرای فضلوا و اضلوا و رواہ ابن ماجۃ و لفظہ لم یزل امر
بنی اسرائیل معتدلا حتی نشاء فیہم المولدون ابناء سبایا الامم التی کانت بنو اسرائیل تسبیہا فقالوا
بالرای فضلوا و اضلوا و روی البزار و رجالہ رجال الصحیح فی الکبیر عن عوف بن مالک رض عن النبی صلعم
قال تفترق امتی علی بضع و سبعین فرقۃ اعظمہا فتنۃ علی امتی قوم یقیسون الامور برایہم فیحلون
الحرام و یحرمون الحلال و من اخلاق الیہود و النصاری ایضاً خوض الانسان فیما لا یعلم و افتاء الناس

بغیر علم واخذ العلم عن العوام الذین لا یضبطون وفی الصحیحین عن ابن عمرو رضہ قال سمعت رسول اللہ
یقول ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ ولکن یقبضہ بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالم اتخذ
الناس رؤسا جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا ومن اخلاق الیہود والنصاری ایضا
اخذ العلم من الکتب والاعتماد علی الکتاب دون الروایۃ وقد روی فی الحدیث والآثار من صفۃ
ہذہ الامۃ فی التوراۃ ان حفظہم فی صدورہم روی الطبرانی فی الاوسط عن ابی موسی رضہ
قال قال رسول اللہ صلعم ان بنی اسرائیل کتبوا کتابا فاتبعوہ وترکوا التوراۃ وروی ابن ابی شیبۃ
عن ابن سیرین قال انما ضلت بنو اسرائیل بکتب ورثوہا عن آبائہم انتہی **قولہ صـ ۱۱**
بخلاف احادیث متفق علیہا بخاری ومسلم کہ آنہا را محدثین اہل اخبار مورخین متاخرین در اول
درجہ از احادیث دیگر کتب حدیث در صحت نوشتہ چہ آن احادیث متفقہ مرفوعہ سوار متواتر ظنی
اند الی ان قال پس فقہ ائمہ اربعہ را کہ بتواتر محذوم شدہ گذاشتہ و در پس منقولات مورخین
اہل اخبار و اقوال و اسناد لسانی بی صحت ایشان رفتہ بر صرف قال رسول اللہ صلعم گفتہ ایشان
فریفتہ شدہ ظنیات را تقلید نمودن صریح حماقت و قبیح جہالت و نہایت ضلالت است الخ
(اقول) اگر احادیث بخاری ومسلم وغیرہ ظنی ہیں تو کل احتجاجات فقہا کے باطل ہونگی کیونکہ
اونکی سند مستقل کوئی نہیں اپنے گفتہ ہا احادیث سے سند لاتی ہیں اور کہتی ہیں ولنا ما رواہ
البخاری ومسلم اگر یہ احادیث ظنی ہیں تو بدء الخلق کا حال اور احوال بہشت دوزخ عقاب ثواب
متواتر فقہ سے بتا کونسی فقہ کی کتاب میں دیکھ کر تم ایمان لائے ہو اور تصدیق حاصل کی
ہے کتب علم کلام اور متکلمین کے اقوال سند ہونگی اس حمیت جاہلیت اور ہٹ دہرمی کا
کیا علاج اگر خوف طوالت رسالہ کا نہوتا تو اس بحث کو پوری طرح بیان کرتا لیکن ناقل وگفتے
تجر ما لتر والہی شعر شرح این ہجران واین خون جگر ۔ این زمان بگذار تا وقت دگر ۔ **قولہ**
صـ ۱۹ مقلد نزد اہل اصول و فقہ دو قسم است یکی عامی خالص دوم مقلد عالم مستدل مقلد عامی
را برائے خود کار بند شدن حرام است و مقلد عالم را بر صواب دید و رائی خود بر خلاف مذہب
رفتن جائز است الخ (اقول) شعر عدو ہون اوسکے دشمن کا موافق اوسکے اپنوں کا +
ہمارا ہے جسکو اپنے بابیں لیلیٰ او سپہ شیدا ہوں ۔ یہ تو بعینہ مطلب ہمارا ہے کہ اہل نظر کو
بر خلاف مذہب امام کے چلنا روا ہے لہذا سیکڑوں فروع نیدیہ ہیں کہ جنمیں حنیفہ اونکے
موافق متبعین کے مخالف ہیں ع آنچہ مردم می کنند بوزینہ ہم + نیل الاوطار کے ملاحظہ

کرنے سے بخوبی یہ امر منکشف ہوتا ہے بلکہ فرقہ نا فردیہ روافض سے حنفیہ کے مذہب کا اکثر ملتا
ہے کما قال النیل ایضاً - خبر کت مذاہب کے بعض مسائل مذہب دیگر سے کسی کو احد الفریقین نے
معتبر نہیں - تلفیق مذہب اسیکو کہتے ہین جو ہمارے آجکل کے حنفی انکار کر رہے ہین آزاد
اسمعیل شہید نے اس مسئلہ کو الہام الحق میں تفصیل سے لکھا ہے طحطاوی غایۃ الاوطار شامی
رسالہ ملا حسن شرنبلالی کا بعور دیکھین **قولہ صفحہ ۳** درکتب فقہیہ اہل ترجیح ہر مسئلہ مختلفہ
المشایخ را تنقیح نمودہ راجح را از مرجوح جدا ساختہ مذہب قرار دادہ اند کہ ہذا ہو الاصح او الصحیح او
الاظہر او الاوفق او علیہ الفتوی او بہ ناخذ الخ **اقول** الی اللہ المشتکی رب انجنی من امثال کثیر من
الناس کلایۃ مخاطب من کتب حدیث مین بہی آئمہ حدیث نے ہر حدیث کی نسبت بعد تلاش اجزا
روایت او متون کے راجح مرجوح سے جدا کر دیا ہے کہ ہذا اصح ما جاء فی ہذا الباب او ہذا حدیث
صحیح او حسن او حسن صحیح و امثال ذالک انصاف سے دیکھو تعصب ہی انصاف سے بعید ہوگا باوجود
جنکی نسبت فقہا اصح یا صحیح کہہ رہے ہین وہ صرف اقوال غیر مستندہ الی الامام ہین - اگر اجماع
حجت ہی تو صحیحین کی تفصیل پر اجماع الکل ہے اور اجماع الاکثر کا بھی یقین ہے مخاطب کو بہی
انکار نہو گا گو ابن الہمام او انکے اتباع کا انکار تمہاری نظر سے گذر چکا ہو صاحب دراسات
اللبیب نے ایک عمدہ دراسہ لکھا ہے صحیحین کے ترجیح پر ایسا اجماع ہے کہ امام ابوحنیفہ رح کی تقلید
یا اونکی تفضیل آئمہ ثلثہ پر اجماع ہی تفصیل اسکی لکھنا ضرور نہیں ہے ع پس گفتن کہ زیبا تر بلیست
چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست ؛ مخاطب کے اس اقرار سے معلوم ہوا کہ فقہ مین بہی ایسے مسائل
ہین جو راجح مرجوح کرنے کی حاجت ضرور پڑتی ہے کل نہ تو صحیح ہین اور نہ ضعیف ہین کہتا ہون
دراصل التزام صحت کا فقہا سے کتب مدونہ فقہ مین نہین ہے بعض مسائل ہین تو ابہی امام صاحب
رح سے مخالف ہین مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ صاحب ہدایہ نے دس جگہہ مین مخالفت
مذہب امام کے کی ہے اور بعض فقہا رطب یابس جمع کرکے کوئی علماء بلخ کا قول ہے کوئی کرخی کا
کوئی بزدوی کا اور منسوب بہ امام کر دیا ہے ہم تو یہ ہے کہ دراصل التزام صحت استنباط امام صاحب
ہی سے نہین ہے تو پچھلون سے صحت کا التزام کیا ہو سکتا ہے - امام صاحب کے مناقب
او رحنیفہ کے اصول مین لکھا ہے کہ امام صاحب کے نزدیک حدیث ضعیف قیاس سے مقدم ہے
میرے خاص مخاطب خالی کٹ ملان اور بڑے معین دلیل ہے اس لیے بے تصدیق اونکا قول
نقل کرتا ہون شیخ صاحب فرماتے ہین ای آنچنانکہ تقلید و اتباع امام ابوحنیفہ رح با احادیث و اقوال

صحابیست دیگرے نیز انیست امام حافظ ابو محمد بن حزم گفتہ کہ اصحاب ابو حنیفہ ہمہ متفق اند کہ حدیث ہر چند ضعیف باشد مقدم تر و اولی تر از قیاس واجب باشد و نزد وے تا بحد ضرورت نرسد عمل بقیاس نکنند و عمل بحدیث باقسامہ از دست نہند الی ان قال واز اقسام قیاس نیز جز بقیاس مؤثر عمل نکنند و قیاس تناسب و قیاس شبہ و قیاس طرد ہمہ نزد وے متروک و غیر معمول ست انتہی مین کہتا ہون تعجب ہے کہ ہماری خاص مخاطب غالی اور اوسکے اعوان کا عمل درآمد امام صاحب کے اس چال پر کیون نہین ہے ملاحول ہے تعصب کا چہرون پر روغن مٹا سکے نہ کوئی شیخ برہمن کا رنگ + اس قول شیخ صاحب سے معلوم ہوا کہ جب امام صاحب ضعیف حدیث پر عمل کر لیتے تھے جیسے شیخ نے کہا اور اوسے قیاس پر مقدم کرتے تھے تو معلوم ہوا کہ جن لوگون نے نقل کیا ہے امام سے اذا صح الحدیث فہو مذہبی یا یہ کہ المجتہد اذا استدل بحدیث کان تصحیحا لہ کما فی رد المختار یا کہا ہے کہ امام صاحب کے استدلال کی حدیثین اگر آج ضعیف ہین تو امام کے وقت وہ صحیح اور قوی ہین بالکل صحیح نہین کیونکہ امام کے نزدیک جب احادیث ضعیفہ سے استدلال درست تہا تو اونکے کل دلائل حدیثیہ پر صحت کا کسطرح یقین ہو سکتا ہے بلکہ ضعیفہ مرسل منقطع اور مدلس کی حدیث اور اثر صحابی سے حجت پکڑنے کی مجوز ہین پس اونکے دلائل پر یقین کرنا کہ وہ کتاب الله و سنت صحیحہ سے مبنی ہین یا یہ تقیید کہ جب حدیث صحیح ملی وہ میرا مذہب ہے یا مجتہد کا استدلال کسی حدیث پر اوس حدیث کی تصحیح ہے صحیح نہوگا کیونکہ جب حدیث ضعیف امام صاحب قیاس پر مقدم کرتے تہے تو حدیث صحیح بطریق اولی مذہب امام ہوگا اور قیاس پر مقدم ہوگی باوصف ہذا کے پہر یہ کہنا کہ امام کے مذہب کی لوگون نے تصحیح مسائل فقہیہ کی کی ہے اور اوسکی تصحیح کو ترجیح دینا تصحیح آئمہ حدیث پر خالی از عقل حمق سے نہوگا تصحیح حدیث کا وظیفہ اہل الحدیث کا ہے نہ فقہا کا جیسا کہ شاہ ولی الله نے مصفی شرح موطا کی صـ۱۹ مین لکہا ہے اور میرے مخاطب نے بہی صـ۱۱ کتاب حجۃ الله البالغہ سے نقل کیا ہے ہمارے مخاطب کو قول شیخ عبد الحق اور عینی کا یاد رہے شیخ صاحب شرح سفر السعادت کی صـ۲۱ مین ہدایہ والی کے نسبت یہ کہا ہے و کتاب ہدایہ کہ در دیار مشہور و معتبر ترین کتابہاست نیز درین باب ہم انداختہ چہ مصنف در اکثر بنای کار بر دلیل معقول نہادہ و اگر حدیثی آورده نزد محدثین خالی از ضعفی نہ غالبا اشتغال وقت آن استاذ در علم حدیث کمتر بوده است لہذا کم سے سابقہ تر کا نہایت لطیفہ رکہتا ہے علامہ عینی نے خطبہ شرح ہدایہ مین لکہا ہے ان المصنف قد سلک من الاستدلال فی الفصول الاخبار

لیس لہا اصل فی الاصول ہل ہذا الا کذب علی الرسول صلعم وقد رویناہ عن طریق البخاری حدیث
عن انس قال قال رسول اللہ صلعم من تعمد علی الکذب فلیتبوء مقعدہ من النار انتہی اور اوسیکے
سو یہ ہے کلام اشرف بن طیب بن تقی الدین حیدر جرجی کا بلکہ اس سے بھی بڑھکر ہدایہ کی اکثر
اور اوسکی احادیث کا بے اصل ہونا ثابت کرتا ہے قال فی تنبیہ الوسنان ان الحدیث مالم یثبت
لہ سند فی الاصول لا یصلح للتمسک والتبول فان موضوعات الزنادقۃ واہل البدع جاوزت مایۃ
الف من الاحادیث کما صرح بہ النقاد ولو وجدہ واجد فی بعض کتب الحنفیۃ فلیس بہ اعتداد
کیف واکثر متاخری فقہائنا الحنفیۃ من علماء ماوراء النہر والعراق والخراسان لم یسندوا احادیثہم
التی یذکرونہا فی کتب الحنفیۃ الی اصل من اصول الحدیث الجلیل الشان حتی صاحب الہدایۃ التی
علیہ مدار رحی الحنفیۃ یظہر ذالک لمن راجع شرحہا الموسوم بفتح القدیر للشیخ کمال الدین ابن الہمام فانہ قد
بالغ فی حمایۃ مذہب الامام ابی حنیفۃ بتائیدہ بالاحادیث الثابتۃ فی الصحاح والسنن والمسانید
والمعاجم ولم یتیسر لہ تخریج احادیث الہدایۃ فی اکثر المواضع الظفر بلفظ الحدیث الذی ذکرہ صاحب
الہدایۃ ولم یظفر فی بعضہا بشیء اصلا انتہی ما فی تنبیہ الوسنان تفصیل اسکی یہ ہے کہ مسائل
اجتہادیہ مذہب حنفی جنمین بعض اقوال موافق ہین آیات اور احادیث صحیحین وغیرہما سے
سوا انمین کلام نہین اور بعضے اقوال مخالف ہین صحیحین کے وہ تین قسم ہین ایک وہ جنکا
ماخذ اور احادیث صحیحہ ہین سوا احادیث صحیحین کے دوسری وہ جنکا ماخذ احادیث ضعیفہ
ہین تیسری وہ جنکا کوئی اصل نہین فقط دلائل عقلیہ سے مقابلہ نصوص صحیحہ کے ہین وہ بالاتفاق
حجت نہین اور یہ قسم اخیر اکثر اور غالب ہدایہ مین ہین چنانچہ شیخ عبد الحق نے شرح سفر السعادۃ
مین لکھا ہے تیج ہے تصحیح ائمہ حدیث کے نسبت تصحیح فقہا کی کیا وقعیت رکھتی ہے
بیجا ہے بام یار سے دعوی کہسر کے + اپنی زر ابساط تو ذرا آسمان دیکھہ ممکن نہین کہ یون
مقصد تجہے ملی + اس جنس کی تلاش مین اک اک دکان دیکھہ + حافظ ابن قیم کتاب اغاثۃ
اللہفان کے ساتوین باب مین لکھتے ہین کہ قرآن کریم اور حدیث کی سوا جو لوگون نے
کتابین بنائین ہین اور اونکی تجویزین اور معقولات ہین جنمین وہ علوم ہین کہ جنپر اعتماد نہین خواہ
جہل کی توہمات ہین کہ امر حق سے کچھہ اونکو مس نہین خواہ درست باتین ہین مگر دلکو اون سے
کچھہ فائدہ نہین بلکہ صرف تقلیدین اور تجویزین ہین تو اس قسم کی کتابین وغیرہ ایسے ہین جیسے
دبلی اونٹ کا گوشت سخت پہاڑ کی چوٹی پر رکہا ہو کہ نہ چڑھنا آسان ہے کہ کوئی اوپر چڑھ

اور ہندوستان ہے کہ کوئی نقل کر لاوے اور جو کچھ کسی نے لکہا ہے وہ قرآن مجید اور حدیث اور
صحیح تفسیر اور شرح و تفسیر سے موجود ہے پس ونکے یہان بجز کلام کے طوالت اور بناوٹ اور
رقت کا اور کچھ فائدہ نہین انتہی الا کل شیء ما خلا اللہ باطل + جن اشیا کو امام صاحب
نے ناپسند سمجھا ہوگا اوسی بات کو متاخرین حنفیہ کر رہے ہین اہلحدیث پر ناحق تہمتین لگاتے
ہین ع قد اصبحت ام الخیار تدعی + علی ذنبا کلہ لم اصنع + امام صاحب کی
نسبت خود صاحب نور الانوار نے بحث شروط اجتہاد و مسئلہ المجتہد یخطی ویصیب مین طعن
اعتزال کا لکہا ہے۔ خدا کا جہوٹ بولنا اور وعید مین خلاف ورزی کر سکنا شرح عقائد
کے صفحہ [illegible] مین ہے۔ انبیا علیہم السلام سے خطا کا سرزد ہونا مرقات ملا علی قاری اور شرح
تقویم النبی شیخ عبد الحق اور اکثر کتب اصول حنفی مثل نور الانوار و حسامی وغیرہ مین موجود ہے
ہدایہ مطبوعہ مصطفائی کے صفحہ ۲۶ مین لکہا ہے اگر تہوڑا سا پیشاب پانی مین ملجاوے تو
اوس سے وضو کرنا جائز ہے۔ قاضیخان مطبع نولکشور کے صفحہ ۳۶۴ عالمگیری مطبوعہ دہلی
صفحہ ۱۳۴ رد المختار کے صفحہ ۱۳۱ مین لکہا ہے کہ پیشاب کے ساتھ مردار کی جہلی پر قرآن لکہنا جائز
ہے نعوذ باللہ من ذلک۔ در مختار باب المیاہ غایۃ الاوطار مطبع صدیقی کے صفحہ ۱ مین
لکہا ہے کہ کتے کو بغل مین لیکر نماز پڑہنے جائز ہے اور اوسی کتاب کے صفحہ ۹۹ مین لکہا ہے کہ کتے کے
کہال کی جای نماز اور ڈول بنانا جائز ہے طحطاوی باب المیاہ و کتاب الصید اور منیہ مین
لکہا ہے کہ خنزیر کا چمڑہ دباغت سے پاک ہوتا ہے۔ بلا انزال وطی سے غسل واجب نہوتا
در مختار کے صفحہ ۱۹ مین لکہا ہے۔ در مختار مین کتاب الحظر والاباحۃ مین لکہا ہے کہ سورنی
کا دودہ بکری کے بچے کو پلایا جاوے تو وہ حلال ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دودہ پاک ہے
فتاوی برہنہ اور بحر الرائق شرح کنز الدقائق مین لکہا ہے کہ عضو تناسل پر لتہ حریر کر جماع کرنے
سے بدون انزال غسل واجب نہین ہوتا قاضی خان کے صفحہ ۱ مین لکہا ہے کہ تسکین شہوت
کیلئے مشت زنی جائز ہے اور ابن الہمام نے فتح القدیر شرح ہدایہ کے صفحہ ۲۹ مین بھی یون ہی
لکہا ہے مسند خوارزمی جو مسند ابو حنیفہ کر مشہور ہے اوسکے صفحہ ۱۰۳ مین لکہا ہے کہ زمین اور
[illegible] اور کپڑا کسی طرح ناپاک نہین ہوتے طحطاوی کے صفحہ ۵۴ مین لکہا ہے کہ چہت پر نجاست
ہے اور نہایت ہی تہوڑا پانی چل رہا ہے تو وہ پانی پاک ہے۔ طحطاوی کتاب النکاح
باب المحارم کے صفحہ ۲۰۸ مطبع کلکتہ مین لکہا ہے کہ قیامت مین نکاح محارم سے جائز ہوگا

سوائے ماں اور بیٹی کے۔ درمختار کے ص۲۳ مین لکہا ہے کہ عورت کی رطوبت اندام نہانی پاک ہے جو لوگ کہ حنفیہ کو متواتر سمجہتے ہین اور احادیث کو ضعیف (جیسا کہ میرے مخاطب رسالہ کے ص۱۱ مین ہے) تو وہ اس رطوبت کو چاٹ لیا کرین۔ درمختار کے ص۳۲ مین لکہا ہے کہ اگر انگلی سے نجاست لگی ہے تو وہ چوسنے سے پاک ہو جاتی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک زیورات وجواہرات ومروارید فیروزہ لعل الماس وغیرہ اور گہوڑے خچر اونٹ سواری یا باربرداری کے اور مکانات کرایہ اور نابالغون کے مال مین خواہ یہ سب کروڑہا روپیہ کے ہون زکوٰۃ واجب نہین ہے کیسے حیلہ ساز ہین جو اسکے فرض کو ٹالتے ہین اور خود مطلبی کیلئے ہر ایک بات حیلہ سے ثابت کر لیتے ہین یخادعون اللہ والذین امنوا وما یخدعون الا انفسہم اور یہ ارشاد ان المنافقین یخادعون اللہ وھو خادعھم الآیۃ۔ شیخ محمد معین نے دراسات اللبیب ص۲۵۹ مین لکہا ہے ان ابا حنیفۃ من کبار الصلحاء وانا الغث والسمین ممن ترسم بمذہبہ انتہے۔ **قولہ** ص۲۷ مجتہدین زمانہ مفقود ہیں۔ **اقول** یہ وہم ہے یا مغالطہ ہے اجتہاد مطلق مستقل اگرچہ چند مدت سے نہین پایا گیا لیکن اجتہاد فی البعض اور اجتہاد منتسب تو آجتک جاری ہے علماء محققین اجتہاد مطلق کے جواز وقوع کا بارہوین صدی مین دعوے کر گئے ہین اور اصولیین کتب اصول مین قیامت تک اوسکے امکان وقوع پر فرما چکے ہین شاہ ولی اللہ مصنفے شرح موطا کے اوائل مین اور عقد الجید مین اور مولوی عبدالحی کا رسالہ فوز الکبیر اور مسلم الثبوت اور شرح اوسکا بحر العلوم کو بغور دیکہین متقدمین حنفیہ مین شرط اجتہاد کے حفظ مبسوط اور ظاہر روایت کا تہا جیسا کہ کتب اصول فقہ مین بحث شروط اجتہاد مین مشرح مرقوم ہے اب تو انکار میرے مخاطب کا واقعی سچ ہے حنفیہ مین آجکل کوئی مجتہد کیا بلکہ بزعم مخاطب عالم ہی نہین رہا چنانچہ کتاب صیانۃ الاکیاس کے ص۲۷ مین لکہا ہے کہ علماء این زمانہ در عامی داخل اند اور عموم خطاب مین متکلم اس قول کا بہی داخل ہے ع مین تو ڈوبا ہون ولی تجہکو بہی لے ڈوبونگا۔ اسی اجماع اہل علم مین داخل نہین بالاتفاق جیسا کہ ابن عبدالبر نے اسپر نقل اتفاق کیا ہے کیونکہ مقلدین خود اقرار رکہتے یا یہ خود معترف ہین کہ ہمکو کتاب اور سنت کا علم نہین اور نہ ہم سمجہتے ہیں بلکہ یہ وظیفہ مجتہد کا ہے پس جب مقلدین علماء مین معدود نہین تو پہر اون کو اطاعت خدا کی ممکن ہے نہ رسول صلعم کے علم تام سے ہے لیقین کا ۔ مقابل ظلمت

مستعمل ہے اور تعریف علم یقینی کے اعتقاد مقلدین پر صادق نہین آسکتے گو کہ وہ اپنے آپ کو
بڑے اکابر افاضل سمجھتے ہین حسب اہل رائے ہونیکا اہل علم سے اور یہ ابدالاباد کے
صادر ہے شعر جاہل کو تقدیر کی ہرگز رفعہ ہوتا نہین + سوزن تدبیر گو ساری عمر سیتی ہے
جو لوگ کہ قائل ختم اجتہاد کے ہین انپر شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے مصفے شرح موطا کے
صفحہ ۱۲ مین بخوبی رد فرمایا ہے اور کہا کہ اجتہاد در ہر عصر فرض است بکفایت آنکہ مسائل کثیرۃ الوقوع
غیر محصور اند و معرفت احکام الہی درآنہا واجب و آنچہ مسطور و مدون شدہ است غیر کافی و
درآنہا اختلاف بسیار است کہ بدون رجوع بادلہ حل اختلاف آن نتوان کرد و طرق آن
تا مجتہدین غالبا منقطع پس بغیر عرض بر قواعد اجتہاد درست نباید سالی ان قال و سادہ
لوحان زمان ما کہ ازین جانب بکلی معرض اند ناقہ صفت مہاری در بینی خود محکم کردہ اند نمیدانم
کہ بکجا می روند کار با ایشان دیگر است و ایشان را بفہم این امور مکلف نتوان کرد شعر
خلق اللہ للحروب رجالا + و رجال القصعة و ثرید لیکن اجتہاد وہی ٹھیک ہوگا جو موافق سنت کے
ہو حافظ ابن قیم اغاثة اللہفان کے باب محبت کو بیان مین لکھا ہے کہ سب لوگون سے زیادہ
عالم اور صحیح تر عقل اور رائے اور خیلی معلوم کرنے مین وہ شخص ہے جسکی عقل و رائے
اور قیاس موافق سنت کی ہوگی جیسے مجاہد فرماتے ہین کہ عبادت مین سے افضل عمدہ رائے ہے
اور وہ اتباع سنت ہے اللہ تعالی فرماتا ہے - ویری الذین اوتوا العلم الذی انزل الیک
من ربک ہو الحق - اور جن لوگون کے رائے سنت کی مخالف ہو ایسے رائے والون کو سلف
لوگ شبہ والے اور خواہشون والے کہا کرتے تھے اسلیے کہ جو رائے سنت کی مخالف ہو وہ جہل
علم اور خواہش نفس ہے نہ دین انتہی شعر جز یاد دوست ہرچہ کنی عمر ضایع است + جز سر عشق
ہرچہ بخوانی بطالت است + سعدی بشوی لوح دل از نقش غیر حق + علمیکہ راہ حق ننماید جہالت است
قولہ صفحہ ۲۷ پس واجب گردید بر ما کہ دین ما از لسان و کتاب و مذہب بطلبیم بگیریم کہ آن مذہب
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت است الخ اقول شعر محال است سعدی کہ راہ صفا
توان رفت جز در پے مصطفے + اللہ تو فرماتا ہے وما آتاکم الرسول فخذوہ وما
نہکم عنہ فانتہوا اور حضرت کا امر قرآن اور حدیث کی اتباع اور صحابہ کی اقتدا
کا ہے مشکوۃ مین باب الاعتصام حدیث ابن مسعود من کان مستنا فلیستن بمن قد مات
اولئک اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث ابو حنیفہ کا اسمین ذکر نہین بلکہ یہ منجملہ اتحاد

ارباباً من دون اللہ سے غرض کر لیا ہے اور ایسی ہی یہودیت کا حال باری تعالی نے سورۂ آل عمران اور سورۂ توبہ میں بیان فرمایا اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ دین تو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں نازل ہوا اور وہاں کے باشندہ امام مالک اور امام شافعی اور احمد بن حنبل تھے امام صاحب تو کوفہ میں رہتے تھے جو ملک نجد میں داخل ہے امام صاحب کی انتقال ہوئے میں تو ساڑھی تیرا سو برس گذر چکے اونکی لسان سے اخذ دین کیونکر ممکن ہے اور مقلد امام کا بننا کیونکر صحیح ہوگا کیونکہ اون سے تو اونکا قول سنا نہیں اور نہ اونکی کوئی کتاب دیکھی پس تعجب ہے ہم مخاطب ہماری کو ابنی کو مقلد اوس مولوی کا کہنا تہا جس سے سنا نہ امام دبخاری وسلم مرعبشہ میں مروی ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ فلیبلغ الشاہد الغائب دبلغوا عنی دلوآیۃ ان دونوں حدیث اونکی سے بطلان لتب رای اور قیاس کا بخوبی ثابت ہے کیونکہ پیغمبر خدا نے رائی اور قیاس آئمہ کی پہنچانے کا حکم نہیں دیا کہ کوئی امام اونپر رائی اور تجویز سے سمجھے اوسکی تابعین بہی لازم ہے یا اوسکے انکار سے کفر یا فسق لازم آتا ہے حدیث مسلم ہے مشکوۃ میں کتاب الجہاد میں سلیمان بن بریدہ سے مروی ہے امیر مجتہد کی نسبت فرمایا اذا حاصرت اھل حصن فارادوک ان تجعل لھم ذمۃ اللہ وذمۃ نبیہ فلا تجعل لھم ذمۃ اللہ ولا ذمۃ نبیہ ولکن اجعل لھم ذمتک وذمۃ اصحابک فانکم ان تخفروا ذممکم وذمم اصحابکم اھون من ان تخفروا ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ الحدیث اس سے معلوم ہوا کہ رائی اور قیاس سے انکار کرنیوالے پر کچھ الزام شرعی عائد نہیں ہوتا میزان شعرانی کے صفحہ ۵۸ میں لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبل کے نزدیک حدیث ضعیف رای سے بہتر ہے اور محدث غیر محقق بہی ہو تو بہتر ہے اہل رائی سے وکان ولدہ عبد اللہ یقول سئلت الامام احمد عن الرجل یکون فی بلد لا یجد بہا الا صاحب حدیث لا یعرف صحیحہ من سقیمہ وصاحب رائی من یسئل منہما عن دینہ فقال یسئل صاحب الحدیث ولا یسئل عن صاحب رائی انتہی وھکذا نقلہ السخاوی فی شرح الالفیۃ فی بحث حدیث الحسن ایسے مقلد کو جو رائی اور قیاس کو نص پر ترجیح دے علما محققین نے ضال اور مضل لکہا ہے اور اوسکے ایمان کو لا یعبا بہ سمجہا ہے حدیقۃ الندیہ شرح طریقہ محمدیہ کے صفحہ ۱۹۵ جلد اول میں لکہا ہے واعلم ان بعضھم نقل عن الاشعری والقاضی ابا بکر الباقلانی

ابو اسحق الاسفراینی وامام الحرمین والجمہور عدم صحۃ ایمان المقلد وانہ لایکفی التقلید فی العقائد الدینیۃ وبالغ بعضہم فیہ فحکی علیہ الاجماع وعزاہ ابن القصار لمالک وقال السنوسی فی شرح مقدمتہ ثم اختلف الجمہور القائلون بوجوب المعرفۃ فقال بعضہم المقلد مومن الا انہ عاص بترک المعرفۃ التی ینتجہا النظر الصحیح وقال بعضہم انہ مومن ولا یعصی الا اذا کان فیہ اہلیۃ لفہم النظر الصحیح وقال بعضہم المقلد لیس بمومن اصلا وقد انکرہ بعضہم وذہب غیر الجمہور الی ان النظر لیس بشرط فی صحت الایمان بل ولیس بواجب اصلا وانما ہو من شروط الکمال فقط وقد اختار ہذا القول الشیخ العارف بن ابی جمرۃ والقشیری وابن رشد وابو حامد الغزالی وجماعۃ انتہی — وقدمنا عن القرطبی یؤید ہذا وفی حاشیۃ المقری علی شرح السنوسیۃ وقال ابن عطیۃ فی تفسیرہ فی سورۃ البقرۃ عند قولہ تعالی اولو کان اباءہم لا یعقلون شیئا ولا یہتدون وقوۃ ہذہ الآیۃ تعطی ابطال التقلید واجمعت الامۃ علی ابطالہ فی العقائد وقال الزمخشری لاضال اضل من المقلد وقال الفہری ناقلا عن القاضی الباقلانی ان التقلید فی اصول الدین ممتنع انتہی میرے مخاطب ہاکر کا قول یہ واجب گردید الخ کون قسم کا واجب مراد لیا ہے مسلم الثبوت مین لکھا ہے لا واجب الا ما اوجبہ اللہ تعالی علی ان یتمذہب بمذہب رجل من الائمۃ فیقلدہ فی کل ما یاتی ویذر غیرہ وزاد فی شرح المسلم فایجابہ تشریع جدید انتہی واجب شرعی تو ہرگز نہین بلکہ مباح بقدر بہی نہین کیونکہ امور مباحات خطاب شارع سے ہوتی ہین — اور واجب عقلی کا عقل انسان عاقل کا تقلید پر مقتضی نہین — امام صاحب کا قول ہمکو اس قسم کے وجوب اخذ قول اپنی کا بتا دین — مسلم الثبوت کہول کر دیکہین لا یحل لاحد ان یقول بقولنا ما لم یعرف من این قلنا انتہی وکذا فی میزان الشعرانی تقلید عرفی اگر کوئی اچہی چیز ہوتی اور شرع نے اوسکو جائز رکہا ہوتا یا کسی امام مجتہد نے لوگونکے لیے ثابت رکہا ہوتا تو سب سے زیادہ تر مستحق اوسکے یہی متبعان دلیل ہین ہے عمر بلائین زلف لیلی کین اگر لیتے تو ہم لیتے +

امام صاحب کو تابعی ہونے مین خصم کو موقع انکار ہے ثبوت اسکا اصعب من خرط القتاد ہے اگر بالفرض بحسب زعم مخاطب تابعی ہے ہون تو ہمارا اسمین کیا حرج وجوب تقلید اونکے صرف تابعی ہونے سے لازم نہین آتی نور الانوار مسلم الثبوت وغیرہا مین لکہا ہے واما التابعی فان ظہرت فتواہ فی زمن الصحابۃ کشریح فیجب تقلیدہ وان لم تظہر فتواہ وعلم یزاحمہم فی الرای کان مثل سائر ائمۃ الفتوی فلا یصح تقلیدہ اگر کہین کہ یہ حکم اوسکے حق

جو عالم اہل نظر ہو تو ہم سچ کہتے ہین کہ عامی کا کوئی مذہب ہی نہین بحر الرائق مین ترتیب صلوٰۃ
فوتی کے ذکر مین لکہا ہے العامی لا مذہب لہ فیای مذہب اقتدے اجزاہ بلکہ عامی
تو مقلد اپنی مولوی کا ہوتا ہے کما فی العالمگیری تحت قولہ تعالیٰ فلولا نفر من کل فرقۃ طائفۃ
لیتفقہوا فی الدین ولینذروا قومہم اذا رجعوا الیہم لعلہم یحذرون وکذا فی حجۃ
عقد الجید اور ابن الہمام نے فتح القدیر مین باب القضا مین وجوب اتباع تقلید مذہب
معین کو بخوبی رد کیا ہے **قولہ صٓ** احکام قرآن و احادیث کہ بما از زبان و قول آئمہ
مجتہدین اربعہ رسیدہ اند بذریعہ کتب مدونہ اصحاب شان رسیدہ کافی شافی اند جمیع فروعات
شرعیہ را بالتفصیل الخ **اقول** پہلے مخاطب نے کہا کہ پس واجب گردید بر ما کہ درین از لسان ابو حنیفہ
بگیریم اور یہان آئمہ اربعہ کا ذکر ہے کتب مدونہ مذہب آئمہ ثلثہ مین تو اون مسائلون کا بہی ذکر
ہے جو میرے مخاطب کا عقیدہ اون سے برخلاف ہے حنفیہ کا قول ہے کہ امام کے زمانہ
مین احادیث تدوین مین نہ ہوئی تہین مین کہتا ہون تو پہر اجتہاد امام نے کس سے کیا اور اگر جمع
تہین تو اون احادیث کو کون لیگیا کتب فقہ مین تو رواہ البخاری رواہ مسلم والبیہقی والدار قطنی
والترمذی وابو داؤد وابن ماجہ کا ذکر ہے رواہ ابو حنیفہ کا تو نام نشان ہی نہین یہ کیسی تقلید
ہے کہ امام کو چہوڑ کر مقلد اہل حدیث کی روایت مین ہوئی اگر ان لوگونکو احادیث کتب مدونہ
مذاہب اربعہ مین بالتفصیل ملتین تو احادیث کتب صحاح وغیرہ کو کاہی کو سند لاتے انصاف
ہے کہ آئمہ اربعہ سے بلکہ اصحاب سے کئی احادیث مخفی رہین ہین میزان شعرانی مین لکہا ہے کہ امام ابو
حنیفہ کو بہت حدیثین نہین پہونچی اسلئے اونکے مذہب مین قیاس زیادہ پایا جاتا ہے
بلکہ قال فی دراسات اللبیب صفحہ ۵۸ ناقلا عن العلامۃ احمد بن عبد السلام نے کتاب رفع الملام
عن الائمۃ الاعلام۔ اور علامہ تفتازانی کا قول اوائل تلویح کے حصہ مین مخاطب کو یاد رہے
صاحب تلویح اور توضیح فرماتے ہین للعلماء المجتہدین لم یتیسر لہم علم بعض الاحکام مدۃ حیاتہم
کابی حنیفۃ لم یدر الدہر للخطار فی الاجتہاد وکمالک سئل عن اربعین مسئلۃ فاجاب عن ست
وثلثین لا ادری لیتقی کہ فقہ والون کو جسقدر حدیثین ملی ہین تو جابر جعفی کے وسیلہ سے
ملی ہین اور وہ نہایت کا ذب تہا ترمذی نے باب فضل الاذان مین لکہا ہے لولا جابر الجعفی
لکان اہل الکوفۃ بغیر حدیث ولولا حماد لکان اہل کوفۃ بغیر فقہ اسکے ایک عند امام محمد
کیطرف سے یہ بہی یاد رہے کہ مشتغل بالفقہ کو نسیان حدیث کا غلبہ اور قصور ضبط مین ہو

چنانچہ خود صاحب نور الانوار مطبوعہ نولکشور کے صفحہ ۱۸۲ مین لکھا ہے تو امام صاحب اسکے حافظہ قصور تہا لہذا احتیاطاً اونہون سے روایت حدیث کی ترک کر دی تصدیق اس امر کی ایک تو رد المختار شرح در المختار کے صفحہ ۵۲ جلد اول مین ملاحظہ کرو لہذا امام نے عام ارشاد فرمادیا کہ اذا صح الحدیث فھو مذھبی کذا فی الشامی جلد اول صفحہ ۴ دوسرا یہ کہ اگر امام صاحب رح محدث ہوتے تو امام محمد بن حسن جو شاگرد رشید اونکی فقہ مین تہے تمام موطا مین روایت حدیث کی امام مالک سے نہ لاتے معلوم ہوا کہ امام صاحب حدیث کی فن سے واقف نہ تہے طحاوی جو سرگروہ حنفیہ کا ہے اور ابن الہمام یہ دونون بہی امام سے سند نہین لاتے یہہ فضیلت عظیم اہل حدیث کو حاصل ہے صفحہ ۵۰ ومنکران یشمئز علی الناس فی اہم ولا ینکر ذلک القول حین نقول کلمۃ اللہ ھی العلیا **قولہ صفحہ ۴۴** تقلید شخصی در اصول امام از قرن ثانی شروع شدہ کہ شاگردان امام مقلدین امام در اصول بودند اگرچہ مخالفت در بعضے فروع با وے نمودہ اند الخ **اقول** اگر قرن ثانی ہی سے حدوث بدعت تقلید شروع ہوئی تو پہر کیا ہوا قیاس کا بانی سب سے اول شیطان ہوا کما رواہ الدارمی عن ابن سیرین صفحہ ۱۳۰ وہکذا فی دراسات اللبیب صفحہ ۱۳۲ واعلم ان الائمۃ الطاہرین یحرمون الرای والقیاس ولہذا لما دخل ابوحنیفۃ رح علی جعفر بن محمد علی ما حکاہ الشعرانی فی اللواقح قال لہ بلغنی انک تقیس لا تقس فان اول من قاس ابلیس وہکذا قال المفسرین تحت قولہ تعالی ستی سورۃ الاعراف خلقتنی من نار وخلقتہ من طین تو پہر بدعت تقلید کی قرن ثالث سے شروع ہونا کچھ محل تعجب نہین حضرت عمر نے تراویح مین التزام اور ترویج دیکر پڑھنے کو بدعت فرمایا اور فتح الباری کے صفحہ ۲۹۳ مطبوعہ دہلی باب الاذان یوم الجمعۃ مین لکھا ہے وروی ابن ابی شیبۃ من طریق ابن عمر قال الاذان الاول یوم الجمعۃ بدعۃ فیحتمل ان یکون ذلک علی سبیل الانکار ویحتمل ان یرید انہ لم یکن فی زمن النبی صلعم وکل ما لم یکن فی زمنہم یسمی بدعۃ انتہی خلاف سنت پر عمل تو حضرت ابو درداء اور انس بن مالک اور ابن مسعود کیوقت سے جاری ہو لیا ہے جو قرن ثانی اور ثالث بغیر شک کے صفحہ ۵ ہیں کبھی غضب آپکے سمت اور مین مغرب کے تمکو فرق دونون مین بہت سمت ہو لیکر سب سے بڑا بخاری نے ام درداء سے روایت کیا ہے کہ ابو درداء میرے پاس غصہ کی حالت مین آئے مین نے پوچھا کہ تمکو کیا ہوا ہے انہون نے فرمایا کہ مین لوگون مین آنحضرت صلعم کے دین کی کوئی بات نہین دیکھتا بجز اسکے کہ نماز اکٹھی پڑھتے ہین اور امام مالک نے موطا مین اپنے چچا ابی سہیل بن مالک سے اور انہون نے اپنے باپ سے روایت کی کہ جس چیز پر مینے

صحابہ رض کو دیکھا ہے ان مین سے اب کچھ نہین دیکھتا بجز اذان دینے کے۔ اور زہری کہتے ہین کہ مین حضرت انس رض کی خدمت مین دمشق مین گیا وہ رو رہے تھے مین نے کہا کہ آپ کیون روتے ہین فرمایا کہ مین نے جو چیزین دیکھی ہین ان مین صرف یہ نماز ہی دیکھتا ہون اور وہ بھی ضائع کر دی گئی روایت کیا ہے اسکو بخاری نے اور دوسری لفظون مین یون ہے کہ جو کچھ مین نے رسول اللہ صلعم کے عہد مین جانا تھا اوسکو آج نہین جانتا حافظ ابن قیم اغاثۃ اللہفان کے باب سیزدہم مکائد شیطانی مین لکھا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا ہے کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تمپر فتنہ محیط ہو ایسا فتنہ کہ بڑا اسمین بوڑہا ہو جاوے اور چھوٹا بڑا ہو جاوے اور لوگ عمل اسطرح رائج ہو کہ اسکو سنت جانا کرین اس صورت مین ہم مر جاوین پیشتر کہ سنت مفقود ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمل جب خلاف سنت رائج ہو تو اوسکا کچھ اعتبار نہین اور نہ اوسکے طرف کچھ التفات چاہیے انتہے اور دارمی کے صفحہ ۳۱ مین مروی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کو ابو موسے اشعری نے کہا یا ابا عبد الرحمن انی رأیت فی المسجد انفا قوما حلقا جلوسا ینتظرون الصلوۃ فی کل حلقۃ رجل وفی ایدیہم حصا فیقول کبروا مائۃ فیکبرون مائۃ فیقول ہللوا مائۃ فیہللون مائۃ ویقول سبحوا مائۃ فیسبحون مائۃ قال فماذا قلت لہم قال ما قلت لہم شیئا انتظار رایک او انتظار امرک قال افلا امرتہم ان یعدوا سیاتہم وضمنت لہم ان لا یضیع من حسناتہم ثم مضے ومضینا معہ حتے اتی حلقۃ من تلک الحلق فوقف علیہم فقال ما ہذا الذی اراکم تصنعون قالوا یا ابا عبد الرحمن حصا نعد بہ التکبیر والتہلیل والتسبیح قال فعدوا سیاتکم فانا ضامن ان لا یضیع من حسناتکم شیئ ویحکم یا امۃ محمد ما اسرع ہلکتکم ہولاء صحابۃ نبیکم متوافرون وہذہ ثیابہ لم تبل وانیتہ لم تکسر والذی نفسی بیدہ انکم لعلے ملۃ ہی اہدی من ملۃ محمد قالوا واللہ یا ابا عبد الرحمن ما اردنا الا الخیر قال وکم من مرید للخیر لن یصیبہ ان رسول اللہ حدثنا ان قوما یقرؤن القران لا یجاوز تراقیہم وایم اللہ ما ادری لعل اکثرہم منکم ثم تولی عنہم فقال عمرو بن سلمۃ راینا عامۃ اولئک الحلق یطاعنونا یوم النہروان مع الخوارج انتہے

لیکن تحقیق یہ ہے کہ اصل حدوث بدعت تقلید زمانہ فشو کذب مین ہوئی وہ تین زمانے جنکو آنحضرت نے خیر القرون فرمایا ہے واللہ انمین مذہب تقلید نہ تھا کذب کو قرآن مین برابر شرک کے رکھا ہے لہذا مقلدین پر طلاق لفظ مشرکین کا اور تقلید پر طلاق لفظ شرک کا کیا جاتا ہے دنیا مین آجکل اکثر لوگ بھی مقلد عیثیہ ہین وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم

مشترکون حدیث بخاری من احدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فہورد بخوبی یاد رہے
یہی مصیبت دین مین پڑی ہے کہ گمراہی بہی انہین بعض حضرات مقلدین متعصبین کے
طفیل سے ہوتی ہے ع جب مسیحا دشمن جان ہو تو کیونکر ہو علاج ٭ کون
رہبر بن سکے جب خضر بہکانے لگے مقولہ صفحہ ۲۶ وثانیہا قولہ صلعم اتبعوا السواد الاعظم الخ
اقول یہ جو حدیث ابن ماجہ صفحہ ۲۹۲ مین آیا ہے کہ ان امتی لاتجتمع علی الضلالۃ فاذا رایتم
اختلافا فعلیکم بالسواد الاعظم تو جسوقت پیغمبر خدا صلعم نے یہ فرمایا تہا اسوقت صحابہ کی جماعت
عظیم موجود تہی پہر اس جماعت عظیم کی پیروی چہوڑکر امام صاحب کی جو اسی برس پیچہے پیدا
ہوا تقلید کرنا صریح حکم رسول خدا صلعم کے خلاف ہوگا اور تقلید شخصی کرنیوالا اہل سنت وجماعت
سے نہوگا اہل مدینہ منورہ نے امام ابو حنیفہ کے خلاف کیا کیونکہ وہانکے امام مالک تہے رح اور
اہل مکہ نے بہی اونکے خلاف کیا کیونکہ وہانکے امام امام شافعی رح تہے اسیطرح سارے
محدثین ارباب صحاح وغیرہ نے انکا خلاف کیا بلکہ امام ابو حنیفہ کے شاگرد اونسے مخالف ہوگئے
پہر امام ابو حنیفہ کی تقلید کرنا سواد اعظم مکہ ومدینہ وغیرہما کے خلاف کرنا ہے حافظ ابن قیم
اغاثۃ اللہفان کے باب دسوین مین لکہتے ہین کہ رفیق نہ ہونے سے تنہائی سے نہ گہبراوے
اور یہ کہنے نہ لگے کہ لوگ کہان گئے مین تو انہین کی پیروی کرونگا اور اکثر لوگونکا یہی حال
ہے اور اسی حال نے سبکو تباہ کردیا ہے پس سچا بصیرت والا وہ ہے جو ساتہی کے کم ہونے
یا بالکل نہونے سے نہ گہبراوے بشرطیکہ دلمین رفاقت اہل قافلہ کی سمجہتا ہو جنپر اللہ
تعالی نے انعام کیا ہے یعنی نبیون اور صدیقون اور شہیدون اور صالحین کو جو عمدہ رفیق
ہین اپنا ساتہی جانتا ہو جیساکہ فرمایا اولئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین
والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا کیونکہ راہ طلب مین آدمی کا ایسا ہونا دلیل
سچی طلب کی ہے۔ اسحق بن راہویہ سے کسی نے ایک مسئلہ پوچہا انہون نے اوس کا
جواب دیا سائل نے اونسے کہا کہ آپکے بہائی امام احمد بن حنبل بہی اسمین آپہی کے موافق
فرماتے ہین انہون نے فرمایا کہ مجکو گمان نہ تہا کہ کوئی اسبات مین میری موافقت کرے گا
غرضکہ بعد ظاہر ہونے صواب کے موافق کے نہونے سے نہ گہبراوے کاہے سے لئے کہ امر حق جب
ظاہر وباہر ہوجاتا ہے تو کسی دلیل کا محتاج نہین رہتا جو اوسکے حق ہونے کی شہادت
دے اور دل حق کو ایسا دیکہتا ہے جیسے آنکہ آفتاب کو دیکہتی ہے تو آفتاب نکلنے پر آنکہہ

کو اسکا کہ ضرورت نہین ہوتی کہ اسکے نکلنے پر کو شہادت دے اور موافق ہوا اور ابو شامہ
عبدالرحمن بن اسمعیل نے کتاب الحوادث والبدع مین کیا خوب کہا ہے کہ جہان جماعت کے
ساتھ رہنے کا حکم ہے اوس سے یہ غرض ہے کہ حق بات کا ساتھی اور پیرو ہوکر اوسپر چلنے والے
تہوڑے ہون اور مخالفت بہت اسلئے کہ حق وہ ہے جسپر پہلے جماعت آنحضرت صلعم کے عہد
مبارک اور صحابہ کی تہے اور اونکے بعد جو باطل والے بہت ہوگئے ہون اونکا کچھ اعتبار نہین
عمرو بن میمون ازدے فرماتے ہین کہ مین حضرت معاذ بن جبل کے ساتھ یمن مین ہوا اور جبتک
کہ شام مین اونکو دفن کیا تب تک اوسے علحدہ نہوا پہر اونکی وفات کے بعد سب لوگون سے زیادہ
تر فقیہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھ رہا اور مینے سنا کہ فرماتے تہے کہ جماعت مین
رہنا لازم پکڑو اسلئے کہ اللہ تعالے کا ہاتھ جماعت پر ہے پہر مینے اونکو ایک روز یون فرماتے
سنا کہ عنقریب تمپر ایسے حاکم ہونگے کہ نماز کو اوسکے وقت سے تاخیر کرینگے پس تم وقت پر پڑہ لینا کہ تم
ادا ہوجاویگی پہر اونکے ساتھ بہی پڑہ لینا کہ وہ تمہارے لئے نفل ہوجاویگی مینے عرض کیا کہ
اے اصحاب محمد صلعم مین نہین جانتا کہ آپ کیا فرماتے ہین انہون نے فرمایا کہ یہ کیا بات ہے
مینے کہا کہ آپ مجھکو جماعت کیلئے حکم فرماتے ہیں اور اوسپر ترغیب دیتے ہین پہر یہ فرماتی ہین
کہ نماز تنہا پڑہ لینا وہ فرض ہوگی اور جماعت کے ساتھ پڑہنا وہ نفل ہوگی اونہون نے فرمایا کہ اے
عمرو بن میمون مین تجکو گمان کرتا تہا کہ اس گانو کے لوگون مین تو بڑا سمجہدار ہے تجہکو معلوم ہے
کہ جماعت کیا ہے مینے کہا کہ نہین اونہون نے فرمایا کہ تمام آدمیون نے جماعت
کو چہوڑ دیا ہے جماعت وہ ہے جو حق کے موافق ہو گو اکیلا ہی ہو نعیم بن حماد کہتے ہین کہ
اس سے غرض یہ ہے کہ جب جماعت بگڑ جاوے تو تجہکو وہی طریق اختیار کرنا چاہئے
جسپر جماعت کے لوگ بگڑنے سے پیشتر تہے گو تو اکیلا ہے ہو کہ اس صورت مین تو ہی جماعت
ہوگا اور حسن بصری فرماتے ہین کہ قسم ہے اوس ذات کی جسکے سوا کوئی معبود نہین کہ سنت
درمیان دشمن اور دستگیر کے ہی یعنی سنت پر چلنے والیکے اکثر لوگ دشمن ہوجاتے ہین
اور اسپر ستم کیا کرتے ہین پس خداتعالی تمپر رحم کرے طریق سنت پر صبر کرو اس لئے
کہ اہل سنت پہلے زمانہ مین بہی کمتر تہے اور آیندہ بہی کمتر رہینگے وہ ایسے لوگ ہین کہ نہ
آسودہ لوگونکی آسودگی مین شریک ہوئے اور نہ بدعتیون کی بدعت مین اور اپنی طریق سنت پر
مرگئے یہانتک کہ اپنے پروردگار سے ملے تو اسیطرح انشاءاللہ تعالی تم بہی ہوجاؤ اور محمد بن اسلم

ہیں کہ جنکے امت پر اتفاق ہے اپنے وقت مین سب سے زیادہ تابع سنت کرتے تھے کہ فرماتے ہین کہ جو سنت مجکو آنحضرت صلعم سے پہونچی اوسپر مین نے عمل کیا اور اسبات کی حریص تہا کہ خانہ کعبہ کا طواف سوار ہوکر کرون کہ یہ سنت بھی ادا ہوجاوے مگر مجکو کرنے نہ دیا اور اونکو ہین کسی عالم سے سوال کیا گیا کہ سواد اعظم یعنے بڑا گروہ کیا ہے جسکی باب مین حدیث شریف مین یہ حکم ہے کہ جب لوگ اختلاف کرین تو تم بڑے گروہ لازم پکڑو عالم نے فرمایا محمد بن اسلم طوسی بڑا گروہ ہے انتہی۔ اس سے معلوم ہوا کہ خلاف اقل کا مقابلہ اکثر مین معتبر ہے جیساکہ نور الانوار تلویح بحث اجماع اور شرح وقایہ کتاب القضا مین موجود ہے حق بجانب واحد ہوتا ہے فئۃ قلیلہ کے جابجا تعریف قرآن کریم مین وارد ہے وقلیل من عبادی الشکور۔ وقلیل ما ہم۔ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ صہ اجماع وہ نہین جو تمہاری مراد ہے + اور ہو تو حق بلشکر ابن زیاد ہے + قولہ صفحہ ۲۴ ومقلدین مذاہب اربعہ اہل سنت وجماعت شاہ ولی اللہ وابن تیمیہ وغیرہما منصوص کردہ الخ اقول لفظ اہل سنت وجماعت مرکب ہے آل اور سنت اور جماعت سے تو معنے اسکا طریقۂ رسول وطریقہ صحابہ والا ہے حضرت پیر کا قول غنیۃ الطالبین سے آپکو یاد رہے السنۃ ما سنہ رسول اللہ صلعم والجماعۃ ما اتفق علیہ اصحاب رسول اللہ صلعم انتہی۔ اس مدعا کے تائید پر حنفیہ کے معتبر اصول کی کتاب توضیح سے یہ بات بہی میرے مخاطب کو اور اوسکی اعوان اخوان الشیاطین کو یاد رہے صاحب توضیح صفحہ ۲۶ کے باب مین لکھا ہے المراد بالامۃ المطلقۃ اہل السنۃ والجماعۃ وہم الذین طریقتہم طریقۃ الرسول ودون اہل البدع انتہی ملا علی قاری شرح فقہ اکبر کے صفحہ مین لکھا ہے وفی روایۃ علیکم بالسواد الاعظم وعن سفیان رضہ لوان فقیہا واحدا علی راس جبل لکان ہو الجماعۃ ومعناہ انہ حیث قام بما قام بالجماعۃ فکانہ جماعۃ ومنہ قولہ تعالیٰ ان ابراہیم کان امۃ انتہی میرے مخاطب جیسے تقلیدی مبتدعین اہل سنت وجماعت مین داخل نہین جنکی نسبت شاہ ولی اللہ وغیرہ نے اہل سنت وجماعت لکھا ہے وہ متبع سنت تھے نہ مبتدع اہل انصاف غور کرکے دیکہین کہ منکر فرض قطعی پر درجہ کا کافر ہے جمعہ جو فرض قطعی ہے اوس سے میرے مخاطب کا اشد انکار ہے۔ اور مرتد لائق قتل کے ہے۔ ابوبکر صدیق نے مانعین زکوۃ سے قتال شروع کیا اور اونکی رای کو قتال مین حضرت عمر نے پسند فرمایا کما رواہ مسلم فی کتاب الایمان بخاری نے جو کتاب استتابۃ المعاندین والمرتدین وقتالہم باب من قتل من ابی قبول الفرائض وما نسبوا الی الردۃ مین لکھا ہے اوسی بغور بین

جو منکر سنت کا یا تارک سنت صحیحہ ثابتہ غیر منسوخہ کا ہو اوسکو اصحاب حضرت صلعم کے خارجی اور
خبیث کہتے تھے فتح الباری کتاب الصوم باب الحائض تقضی الصوم ودون الصلوۃ مین
لکھا ہے کہ سنت پر اعتراض کرنا شیوہ خوارج کا ہے اور حضرت عائشہ رض نے ایک عورت کو
جو سنت سے ناواقف تھی اور رائی کو دخل دیتی تھی فرمایا احرورية انت رواہ البخاری نے
کتاب الحیض اور مسلم مین مروی ہے کعب بن عجرہ سے کہ انہ دخل المسجد وعبد الرحمن بن الحکم
یخطب قاعدا فقال انظروا الی ہذا الخبیث یخطب قاعدا وقال اللہ تعالی واذا راوا تجارۃ
او لہوا انفضوا الیہا وترکوک قائما ۔ تو بہرحال اہل سنت وجماعت وہی ہین جو تابع سنت کے
ہین نہ اہل بدعت ۔ **قولہ** صفحہ غیر مقلدین خارج از اہل سنت وجماعت ظاہر باہر اند لانہ
اقول جہلاء ملت نسوان امت امراء رائے گرفتار قیاس اتنا نہین سمجھتے کہ دین کو تو
رسول کریم صلعم لائے تھے نہ امام صاحب غیر مقلدین تو اتباع رسول خدا صلعم کے کرتے ہین اور اہل
حدیث آل رسول ہین ۔ ع ۔ اہل الحدیث ہم اہل النبی وان + لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا +
اہل حدیث کی نسبت کیدانی جیسونکے اقوال پسند کرکے اپنی عاقبت خراب نکرین ۔ طحطاوی
نے در مختار کے شرح مین کتاب الذبائح مین اس فرقہ اور سلف کے کتابونکی جو حق مین جو کچھہ کہا ہے
اوسے بغور پڑہین ۔ فانقلت ما وقوفک علی انہم علی صراط مستقیم وکل واحد من ہذہ الفرق
یدعی انہ علیہ قلت لیس بالادعاء والتشبث باستعمال الوہم القاصر والقول الزاعم بل بالنقل
عن جہابذۃ ہذہ الصنعۃ وعلماء اہل الحدیث الذین جمعوا الصحاح الاحادیث فی امور رسول اللہ صلعم
واقوالہ وافعالہ وحرکاتہ وسکناتہ واقوال الصحابۃ والمہاجرین والانصار الذین اتبعوہم باحسان
مثل امام البخاری ومسلم وغیرہما من الثقات المشہورین الذین اتفق اہل المشرق والمغرب علی
صحۃ ما اوردوا فی کتبہم من امور النبی صلعم واصحابہ ثم بعد النقل ینظر الی الذی تمسک بہدیہم و
اقتفے اثرہم واہتدی بسیرہم فی الاصول والفروع فیحکم بانہ من الذین ہم ہم وہذا ہو الفارق
بین الحق والباطل والممیز بین من ہو علی صراط مستقیم وبین من ہم علی سبیل الذی علی یمینہ
وشمالہ انتہے اس عبارت سے جواب ادعاء حصر نجات کا مذاہب اربعہ مین صاف صریح
البطلان ہے صراط مستقیم اور عدم صراط مستقیم پر ہونا اپنا سا مجتہد اس فضیلت عظمی عمل بالحدیث
سے معلوم کرنا چاہیے ورنہ مجرد دعوے کچھہ کام نہین آتا ۔ ع ۔ بحرف وصوت میسر نگردد آزادے
مین اسیر قفس طوطیان گویا را + ناظرین اور سامعین سے عرض ہے کہ مولوی عبد الحق

کا انصاف اپنی تالیف مین اور طحطاوے کہ اور حضرت شاہ جیلان علیہ الر
والغفران کی علامات کو دیکھین اور سوچین کہ اہلحدیث کس درجہ کے لوگ ہین - حضرت پیر کا
فرمان یہ ہے غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۱۹۵ مین لکھا ہے واعلم ان لاہل البدع علامات یعرفون
بہا فعلامۃ اہل البدعۃ الوقیعۃ فی اہل الاثر الی ان قال کل ذلک عصبیۃ وغیاظ لاہل السنۃ
ولا اسم لہم الا اسم واحد وہو اصحاب الحدیث ولا یلتصق بہم ما لقبہم اہل البدع (بالنجدی
والوہابی وغیرہما) کما لا یلتصق بالنبی صلعم تسمیۃ کفار مکۃ ساحرا شاعرا مجنونا مفتونا کاہنا ولم یکن
اسمہ عند اللہ وعند الملائکۃ وعند انسہ وجنہ وسائر خلقہ الا رسولا نبیا بریا من العاہات کلہا
قال اللہ تعالیٰ انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا انتہی
ف اہل ابتداع کا حال ہے حمالۃ الحطب کا + تبت یدا سزا ہے ابی لہب کا

قولہ صفحہ ۵۷ در زمانہ نوح بن عصمہ کہ قرن ثانی تابعین ست مذہب امام باین کثرت
متبوع ومقبول خلایق آن زمان شدہ بود کہ ہمہ خلق اللہ از تلاوت قرآن مجید مشغول بآن فقہ
مذہب شدہ بودند وبعضے خلق اللہ را حاجت ترغیب دادن بتلاوت قرآن بوضع حدیث افتاد الخ

اقول میرے مخاطب ٹھاکر جیسے حنفی خود ہی درپے بدنامی اپنے مذہب کے ہو رہے ہین اس
قصہ سے تو معلوم ہوا کہ بعض حنفیت کے سبب قرآن سے اعراض کرنیکے اور فقہ کیطرف مشغول
ہونیکی عادت قدیمی ہے جیسا کہ سلیمان علیہ السلام کے زمانہ مین لوگون نے اپنے دین اور کتاب کا
علم چھوڑ کر سحر کا کام شروع کیا چنانچہ فرمایا واتبعوا ما تتلوا الشیطین علی ملک سلیمان
الآیۃ لہذا ملا علی قاری نے فقہ اکبر کی شرح صفحہ مین لکھا ہے ف العلم ما قال فیہ حدثنا
وسواہ وسوسۃ الشیاطین + علاوہ یہ کہ حنفیہ کو جب علم حدیث سے واقفیت نہین ہوتی
تو ترغیب ترہیب مین فضائل اعمال کے مثل فرقہ کرامیہ کے وضعی حدیثین بھی بنا لیتے
ہین کیونکہ اصل علوم حدیث ہے تو تقلید کے مارے ہوئے واقف نہین ہوتے ف
وسالہ سامری جیسے داند + رمز ارنی ولن ترانی + منجملہ اون وضاعین کذابین دجالین
کے میرے مخاطب کے ملا جی جو احادیث وضعیہ تقبیل ابہامین اور وضعہا علی العینین
عند التشہد مین ہین بمصداق حدیث مسلم یکون فی امتی دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث
بما لم تسمعوا انتم ولا اباءکم الحدیث لایا ہے حنفیکے حدیثین تقبیل ابہامین کی لکھی ہین ساری محض
بے اصل اور واہیات اور موضوعات ہین [illegible]

فرمایا ہے الاحادیث التی رویت فی تقبیل الانامل وجعلها علی العینین عند سماع اسمه صلعم عن المؤذن فی کلمۃ الشہادۃ کلہا موضوعات انتہی اور موضوعات ملا علی قاری مین ہے لا اصل لہا ہکذا فی موضوعات ابن طاہر صاحب مجمع البحار وعلامۃ الشوکانی اہل حدیث ضعیف کی نسبت لا اصل لہ نہین کہتے کیونکہ ضعیف کا تو اصل ثابت ہوتا ہے گر راوی مین کلام ہوتی ہے اور موضوع حدیث کی نسبت لا اصل لہ کہتے ہین کیونکہ اسکا کوئی اصل ثابت نہین اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب اپنے فتوے تقبیل العینین مین فرمایا ہے کہ تقبیل علینین اگر سنت جان کر کرے تو بدعت ہے کیونکہ حدیث صحیح اسباب مین آئمہ اربعہ ومحدثین کیا رسے نہین پائی گئی ہم تو معتقد امام کے ہوا ونسے اسبات کا ثبوت لاؤ اور اگر اون سے اسکا ثبوت نہین پایا جاتا تو حنفی مذہب ہنوز ناقص ونا تمام ہے۔ اور جو حدیث علی کی مقاصد حسنہ مین فردوس دیلمی سے نقل کی ہے اوسحدیث مین راوی مجہول ہین یعنے حال ثقہ ہونا ونکا معلوم نہین تو روایت راوی مجہول کے اہل اصول کے نزدیک پایۂ اعتبار سے ساقط ہے اور فردوس دیلمی مین واہیات اور موضوعات توﺩﻩ تودہ مذکور ہین کما قال الشاہ عبدالعزیز فی البستان المحدثین ؎ وخیر الامور ما کان سنتہ وشر الامور المحدثات البدائع

قولہ ص۳ شہادت ثالث نیز باید شنید شاہ عبدالعزیز صاحب در بستان المحدثین بر ص۱۲ آوردہ کہ ابن حزم درجای گفتہ کہ قاضی ابو یوسف قضاء کل ممالیک اسلامیہ بدست آوردہ الخ **اقول** مہل ھذا الدین الا الملوک + واحبار سوء ورہبانہا + شاہ صاحب کتاب مذکور مین فرماتے ہین کہ این دو مذہب در عالم از راہ ریاست وسلطنت رواج وامتیاز گرفتہ اند مذہب امام ابو حنیفہ ومذہب مالک زیرا کہ قاضی ابو یوسف قضاء کل ممالیک اسلامیہ بدست آوردہ از طرف او قضاۃ می رفتند پس بر ہر قاضی شرط می کرد کہ عمل وحکم بر مذہب ابو حنیفہ نماید تا آخر قصہ اس عبارت سے تو معلوم ہوا کہ مذہب امام صاحب کا قاضی ابو یوسف کی حکومت کے طفیل مروج ہوا نہ باعتبار خوبی اور خوش اسلوبی کے ؎ عزیز الدین لاہوری چہ ناکرد بزند زبید را اولیا کرد + حضرت مو ادراو نکر اصحاب وقت فیصلہ شریعت مین التخاصمین کے کبھی ایسی شرط نہین کی خود امام صاحب نے کسیکو احد الفریقین متخاصمین ثابت نہین کہ کسی بات کی فیصلہ تقلید کی ہو کر او لا میرا مذہب قبول کرے پہر مین تیرا فیصلہ کرونگا یہ شرط صحیح نہین کیونکہ یہ تو قسم اکراہ کا ہے جو شرعاً ممنوع ہے وہ اختیارات ابو یوسفی

اگر میرے مخاطب جیسے انکو ملتے تو یہ بہی سب لوگو نپر شرط التزام مذاہب حنفیت کا کرلیتے اور
اہل قرآن اور حدیث کو ارض اللہ مین اجرا سنت کا نکرنا دیتے ع گر بہ مسکین گر پر داشتے
تخم گنجشک از جہان برداشتی + این دو شاخ گاؤ گر خر داشتی + ہیچ کس را زن خود نگذاشتی +
امام ابو یوسف نے تو مخالف مذہب حنفی کو نہ وہابی بنایا تہا نہ غیر مقلد کیونکہ در اصل اوس زمانہ
مین نہ عوام اور نہ خواص مین تقلید اور تعیین مذہب معین کے نہ تہی جیسا کہ شاہ عبد العزیز صاحب نے
بستان المحدثین مین لکہا ہے اور شاہ ولی اللہ نے عقد الجید مین لکہا ہے قال عز الدین بن
عبد السلام لم یزل الناس یسئلون عن اتفق من العلماء من غیر تقلید لمذہب معین ولا انکار
علی احد من السائلین الی ان ظہرت المذاہب ومتعصبوہا من المقلدین انتہی قولہ صفحہ ۲۶
این اجرب المجربات ست کہ ہر ذی عزت خواہ معزز از جہت علم شدہ باشد یا از جہت دنیا
وقتیکہ غیر مقلد شد و در حق مذاہب امام و مسائل مذہب او بدگوئی شروع نمود فی الحال وفی الفور
از اخذ اللہ تعالی بعزت دارین و رسوائی الکونین سازد الخ ۱ **قول** اس فقرہ کا تو امام صاحب
رضی اللہ تعالی عنہ کے حق مین یہ عقیدہ ہے والذین جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر
لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک
رؤف رحیم اور جیسا کہ صحیح بخاری کے شرح فتح الباری صفحہ ۲۷ کتاب العلم حدیث الدین
النصیحۃ للہ ورسولہ ولائمۃ المسلمین مین لکہا ہے ومن جملۃ ائمۃ المسلمین ائمۃ الاجتہاد
تقع لہم بث علومہم ونشر مناقبہم وتحسین الظن بہم انتہی بلکہ جو آئمہ متقدمین کی نسبت
نیز صفت حکایت جرح وتعدیل کی اور اہانت کرے تو اوسکی حدیث غیر منظور ہے مقدمہ
مسلم مین لکہا ہے کہ عبد اللہ بن مبارک نے کہا دعوا حدیث عمرو بن ثابت فانہ کان یسب السلف
ہے۔ مگر اتنا مخاطب ہما کر گویا ڈر ہے یہ آپکا کہنا بعزت دارین و رسوائی الکونین
سازد یہ قول مشابہ اہل مکہ کے ہے جو باری تعالی فرماتا ہے ان نقول الا اعتراک بعض
الہتنا بسوء انبیاء اولیاء علماء اصفیاء عرفاء صلحاء ہمیشہ ہدف تیر محن رہے ہین اللہ کے
سنت اسیطرح جاری ساری طاری ہے اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل
رواہ البخاری ۔ شعرانی رح نے کتاب منن کبری مین لکہا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے
کہ ابوبکر صدیق رض مسموم مرے حضرت عمر رض مقتول ہوئے ابو لولوہ غلام مغیرہ نے ایک
خنجر اونکی کمر مین مارا وہ نماز صبح مین تہے حضرت عثمان رض اپنے گہر مین مصحف کے اندر قرأۃ

کرتے تھے اونکو گھیر کر پتھر مارے وہ ممبر پر سے بیہوش ہوکر گرے اسیطرح اور لوگونپر
پتھر برسائے کہ وہ مسجد سے باہر نکل گئے تب عثمان کو گھر مین اٹھا لائے جب مر گئے
جامۂ خون آلودہ مین بغیر غسل کے دفن کردیا حضرت علی ابن ابی طالب رضہ
مارے عبد الرحمن بن ملجم نے ایک تلوار زہر آلودہ انکی پیشانی پر ماری اسکو
پکڑ لیا اور بعد موت علی رضہ کے قتل کیا حضرت امام حسن بن علی کو انکی بی بی جعدہ بنت
اشعث نے زہر دیکر مارا یزید نے اوس سے وعدہ نکاح کا کیا تھا بعد وفات کے جب
سوال نکاح کیا تو یزید نے کہا انا لم نکن نرضاک للحسن افنرضاک لانفسنا وہ خسرت
دنیا والآخرہ ہوگئی امام حسین رضہ انکا قصہ پرغصہ ایک وقت ہے جسکا خلاصہ کتاب
سر الشہادتین مین لکھا ہے یہ کربلا مین ہاتھ سے لشکر یزید پلید کے شہید ہوئے
کہتے ہین کہ اوس واقعہ مین دس ہزار نفس مارے گئے اور ایک ہزار عورت
بغیر زوج حاملہ ہوگئین اور ایک ہزار کنواریان خراب کی گئین حضرت عبد اللہ بن زبیر
رضہ مکہ مین مقتول ہوئے انکو حجاج نے مصلوب کیا کئی ماہ تک سولی پر لٹکے رہے
اونکو سر کو پھیرا ایک جانب کعبہ کو منجنیق سے ڈہا دیا حضرت امام زین العابدین
مقتول مارے گئے اونکا سر مصر مین لائے اسیطرح جعفر صادق اسیطرح محمد باقر
اسیطرح محمد بن ابی بکر کو اہل مصر نے قتل کرکے تنور مین جلا دیا حضرت عمر بن عبد العزیز
مسموم مارے گئے حضرت جنید رضہ پر وقت تقریر علم توحید کے شہادت کفر کی دیگئی

صاحب صحیح کو بخارا سے نکالدیا انہون نے موضع خرتنگ مین جاکر انتقال
قبل زمانہ متوکل خلیفہ کے اہل سنت روایت حدیث سے ممنوع ہوگئی تہی مسئلہ
خلق قرآن پر ایک خلق کو سزا قتل وقید وضرب دی گئی امام نسائی صاحب سنن
کو اتنا مارا کہ وہ مر گئے شیخ احمد مجدد الف ثانی کو جہانگیر بادشاہ نے سجدہ تحیت نہ کرنے
پر تین سال تک قلعہ گوالیار مین قید رکہا جب شاہجہان بادشاہ ہوئے تب وہ قید سے
چہوٹے انہون نے اس مدت مین قرآن کریم حفظ کر لیا مرزا مظہر جانجان بہت سے
جماعت نجف خان رافضی کے بضرب قرابین شہید ہوئے مکہ معظمہ مین جو کچہ
تکالیف کفار قریش نے حضرت صلعم کو پہنچائی تہی وہ کتب اہل سیر مین معروف ہین یہانتک
کہ مکہ سے ہجرت کی طائف والون نے پتہرون سے پائی مبارک کو مجروح کیا تہا

شادی داد سامانی نہ غم آورد نقصانی + بہ پیش ہمت ما ہر چہ آمد بود مہمانی + الحاصل
علماء دین پر غالباً بسبب حق گوئی وحق پرستی واظہار حق وتبلیغ اوامر ونواہی و تصحیح عقاید
خلق کے اہانات وبلیات آتی رہتی ہین فساق وفجار ہمیشہ اعدا صلحا رہتی ہین اور
جہلا علماء پر طاعن ہوتے ہین اہل رای اہل حدیث کے طاعن ہین اور سب وشتم
اہل حدیث سے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا ہے اوسکا جواب وسزا ای بعد آنکہہ بند کرنیکے
اللہ سے پاوینگے بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت + کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور
اہانت محدثین کو علماء حنفیہ نے کفر ٹہرایا ہے اور ارتداد قرار دیا ہے صاحب خلاصہ
کیدانی نے اشارہ بالسبابہ کے مسئلہ مین اہانت اہل حدیث کی ہے اور ملا علی قاری
حنفی نے تزیین العبارۃ لتحسین الاشارۃ مین لکہا ہے کہ یہی کافی ہے واسطے تکفیر
کیدانی کے حالانکہ مذہب امام صاحب کا سنیت اشارت پر ہے کما رواہ محمد فی الموطا انتہے
کیدانی جیسونکی نسبت دراسات اللبیب کے صـ مین لکہا ہے کہ امام مہدی کے ساتھ
پہلے مقلدین لوگ قتال کرینگے اور آخر لاچار ہوکر مطیع حکم ہونگے بالجملہ فہم قرآن اور
تدبر بعض ہر آیت سے لائق اسکی مضمون نکالنے کی کئی حجاب ہین منجملہ اون سے ایک یہہ ہے
کہ کسی مذہب کو سنکر اوسکا مقلد ہوگیا ہے اور اوسکے دل مین اوسکی بات جم گئی ہے اور اگرچہ
معنی خلاف اوسکے اعتقاد کے ظاہر ہوتے ہین تو شیطان تقلید اوسپر حملہ کرتا ہے کہ یہ
بات تیرے دل مین کیسی گذری یہ تو مخالف عقاید اکابر تیرے کے ہے وہ اس معنی سے

احتراز کرتا ہے اسلیئے امام غزالی وغیرہ نے صوفیہ کرام سے کہا ہے کہ علم حجاب ہے اکبر
مراد اس علم سے علم عقاید تقلیدی یا مذہب فقہی ہے ورنہ علم حقیقی جو آیۃ
کا ثمرہ ہے وہ کسطرح حجاب ہو سکتا ہے اور منجملہ ان حجابون کے ایک حجاب یہ ہے کہ آدمی
تفسیر ظاہر پڑھ لی ہو اور یہ اعتقاد کر لے کہ مثلاً جو کچھ حضرت ابن عباس و مجاہد نے کہا وہ
درست ہے سوا اوسکے اور کچھ معنی نہیں ہین تو یہ بھی ایک پردہ ہے کیونکہ تفسیر کیلئے مدارج
ہین پہلا درجہ تفسیر مرفوع کا ہے جو حضرت سے ثابت ہو بسند صحیح پھر وہ تفسیر ہے جو صحابہ سے تفسیر
سے ماثور ہے پھر وہ تفسیر جسپر لغت عرب شاہد ہے اس قسم کی تفسیر فتح البیان و ابن کثیر
و فتح القدیر مین ملتی ہے اور ابن عباس کی تفسیر مین معتمد تفسیر وہی ہے جو بخاری نے
اپنی صحیح مین اوس سے روایت کی ہے معہذا بعض معانی بعض تفاسیر مین ملتی ہین اور
بعض مین نہین ملتے اسلیئے جمود کرنا کسی ایک تفسیر یا مذہب مین سے ایک حجاب ہے دل
طالب علم آخرت کی بلکہ جس امام و عالم و مجتہد و فقیہ و صوفی کا قول موافق ظاہر کتاب و سنت
ہو وہ لائق قبول کے ہے اور جو خلاف اوسکے ہو قابل رد ہے یکالای بد ہر یش تھا
اسلیئے کہ ایسا شخص جسکی ہر بات مان لی جاوے سوا رسول خدا صلعم اور کوئی نہین ہو
سکتا ہی بڑا رتبہ دین یا علم مین رکھتا ہو مسئلہ رد تقلید مین علماء متبحرین سے طرح طرح
کے رسالے اور صحیفے مطبوع ہو چکے ہین دراسات اللبیب مؤلفہ شیخ محمد معین اور
ایقاظ ہمم اولی الابصار للاقتدا بسید المہاجرین والانصار وغیرہا کافی شافی جمیع
اس مسئلہ کے ہین - اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ

تمہاری کی ہے ہمنے خیر خواہی — اگر سمجھو تمہین کو ہے بھلائی
ادہر دنیا مین ذلت سے بچوگے — اودہر عقبے مین دوزخ سے رہائی
خدا کیواسطے بدعت کو چھوڑو — اگر کچھ خوف ہے تمکو خدا ئی
نہو جس کام مین حکم پیمبر — سمجھ لو تو ہے اسمین برائی
اگر اس پر نہ سمجھو تو جہل ہو — خدا نے مہر ہے دل پر لگائی

تمت بیا ۲

حق کاپی رائٹ اس کتاب کا محفوظ ہے بغیر اجازت کوئی نہ چھاپے